قرآن اور جدید سائنس

موافِق یا ناموافِق

www.KitaboSunnat.com

مصنف

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور جدید سائنس

موافق یا ناموافق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور جدید سائنس

موافق یا ناموافق

لاہور
376

مصنف

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

الصفہ دارالنشر

D-621/10 لالہ رخ ، واہ کینٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
الصفہ دار النشر
محفوظ ہیں

نام کتاب: قرآن اور جدید سائنس موافق یا ناموافق

مصنف ڈاکٹر ذاکر نائیک مترجم ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

اشاعت ——— 2006ء

ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ٭ غزنی سٹریٹ ٭ اردو بازار ٭ لاہور پاکستان
فون 042-7351124-7230585

المرکز تحریک محنت
جی ٹی روڈ ٭ واہ کینٹ
فون 051-4535334-4537550

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

1- تعارف (INTRODUCTION) 9

○ قرآن کا چیلنج 10

2- علم فلکیات (ASTRONOMY) 12

○ تخلیق کائنات 12

○ "بگ بینگ" 12

○ کہکشاؤں کی تشکیل سے قبل ابتدائی گیسی انبار 13

○ زمین کی شکل بیضوی ہے 14

○ چاندنی منعکس شدہ روشنی ہے 15

○ سورج گردش کرتا ہے 17

○ سورج گل ہو جائے گا 19

○ بین النجوم مادہ 20

○ پھیلتی کائنات 20

3- فزکس (PHISICS) 22

○ ایٹم تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔ 22

4- علم آب (HYDROLOGY) 23

○ پانی کا چکر 23

○ بخارات بننا 25

○ ہوائیں بادلوں کو حاملہ کرتی ہیں 25

5- علم ارضیات (GEOLOGY) 26

○ پہاڑ خیمے کی میخوں کی مانند ہیں 26

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ مضبوطی سے جمے پہاڑ 28

6- علم البحر (OCEANOLOGY) 29

○ میٹھے اور نمکین پانیوں کے بیچ آڑ 29

○ سمندر کی گہرائیوں میں تاریکی 31

8- علم نباتات (BOTANY) 34

○ پودے نر اور مادہ جنس رکھتے ہیں 34

○ پھل نر اور مادہ جنس رکھتے ہیں 35

○ ہر چیز جوڑوں میں بنائی گئی ہے 35

9- علم الحیوانات (ZOOLOGY) 36

○ جانور اور پرندے گروہوں میں رہتے ہیں۔ 36

○ پرندوں کی اڑان 37

○ شہد کی مکھی اور اس کی ہنرمندی 38

○ مکڑی کا جال' ایک نازک گھر 39

○ چیونٹوں کا طرز حیات اور باہمی رابطہ 40

10- طب (MEDICINE) 41

○ شہد: بنی نوع انسان کے لیے شفاء 41

11- علم افعال الاعضاء (PHYSIOLOGY) 43

○ دوران خون اور دودھ 43

12- علم الجنین (EMBRYOLOGY) 44

○ مسلمان جوابات ڈھونڈتے ہیں 44

○ ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کے درمیان سے اچھل کر نکلتا قطرہ۔ 47

○ نطفہ. رقیق سیال کی حقیر مقدار 48

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ سللہ: رقیق سیال مادے کا جوہر 48
○ نطفۃ امشاج: مخلوط سیال مادے 49
○ جنسی تعین 50
○ تاریکی کے تین پردوں میں محفوظ جنین 51
○ جنینی مراحل 52
○ جنین، جزوی متشکل اور جزوی غیر متشکل 55
○ حس سماعت اور حس بصارت 56
13- جنرل سائنس (GENERAL SCIENCE) 57
○ فنگر پرنٹس 57
○ جلد میں درد کر محسوس کرنے والے خلیے 58
14- ماحصل (CONCLUSION) 59

❀❀❀

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اللہ تعالیٰ جو رحمان و رحیم ہیں کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ محترم ڈاکٹر ذاکر نائیک کی کتاب کا ترجمہ مکمل ہوگیا۔ یہ عرضِ مترجم اگرچہ کتاب کے آغاز میں آپ پڑھ رہے ہیں مگر اسے لکھا سب سے آخر میں گیا ہے۔ ترجمے کا آغاز بھی بہرحال اللہ تعالیٰ کے نام ہی سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہی اول ہے اور وہی آخر ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک تبلیغ اسلام کے حوالے سے اس دور میں ایک نہایت ممتاز مقام کے حامل ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائیں اور ان کی مساعی قبول فرمائیں ان کی یہ کتاب بھی تبلیغ اسلام ہی کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے اردو دان طبقے تک اس کو ترجمہ کر کے پہنچانا ہمارے لئے ایک اعزاز سے کم نہیں ہے۔ یہ کتاب سائنسی حوالے سے قرآنی آیات کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اس کا ترجمہ کسی عام انگریزی کی کتاب کے ترجمے کی مانند نہیں ہے۔ اس مقصد کے لئے انگریزی کے علاوہ سائنس اور عربی سے تعلق ہونا بھی ضروری ہے وگرنہ کئی مقامات پر مشکل پیش آسکتی ہے۔ لطیفے کے طور پر ایک بات کا ذکر کرتے چلیں کہ دوران ترجمہ ایک مقام پر ہم ٹھٹھک کر رک گئے سورج کے بارے میں لکھا تھا کہ قرآن میں اس کو سراج' دہاج اور دیا کہا گیا ہے۔ ہم نے ترجمہ تو کر دیا مگر دل میں خلش رہی کہ یہاں شاید ڈاکٹر ذاکر نائیک کو غلط فہمی ہوگئی ہے کیونکہ ہمارے علم کی حد تک قرآن میں کہیں بھی ''دیا'' کا لفظ نہیں آیا۔ تسلی کے لئے ہم نے اپنے دوست اور استاد جناب قاضی ظفر الحق صاحب سے پوچھا کہ آپ قرآن کے باقاعدہ استاد ہیں اور ترجمہ کلاسوں کا سلسلہ پچھلے پچیس سال سے چلا رہے ہیں کیا آپ کو قرآن میں کسی جگہ ''دیا'' کا لفظ دکھائی دیا ہے۔ قاضی صاحب نے بلاتوقف کہا کہ نہیں یہ لفظ عربی کا ہے ہی نہیں۔ پھر انہوں نے تھوڑا سا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توقف کیا اور کہنے لگے ''مل گیا مل گیا'' ہم نے پوچھا کہاں؟ فرمایا یہ لفظ دراصل دیا نہیں بلکہ ''ضیاء'' ہے۔ ''ض'' کو انگریزی میں ''ڈ'' لکھا گیا ہوگا۔ ہم نے غور کیا تو یہی معاملہ نظر آیا دراصل ڈاکٹر صاحب نے انگریزی میں ''Diya'' لکھا ہے جسے ہم نے ''دیا'' سمجھا۔ سائنس کے حوالے سے الحمد للہ کوئی ایسا معاملہ پیش نہیں آیا۔

اردو زبان کے حوالے سے ہمارا اپنا ایک نقطہ نظر ہے۔ اس کو بیان کرنا بھی ضروری ہے وہ یہ کہ اردو ایک ''وسیع القلب'' قسم کی زبان ہے اس میں رفتہ رفتہ بہت ساری دوسری زبانوں کے الفاظ سماتے جارہے ہیں اور یہ اس بات کو مائنڈ نہیں کررہی۔ یہاں لفظ ''مائنڈ'' ہم نے جان بوجھ کر استعمال کیا ہے تاکہ ہمارا مدعا واضح ہوسکے۔ اس طرح کے الفاظ اب عام طور پر اردو بول چال میں استعمال ہوتے ہیں اور ہمارا ذاتی خیال ہے کہ ان کی جگہ عربی یا فارسی کی اصطلاحات ڈھونڈ کر لانا کچھ زیادہ مناسب نہیں ہے کیونکہ جس اصول کے تحت یہ اصطلاحات یا الفاظ اردو میں ضم ہوئے تھے اسی اصول کے تحت اب انگریزی الفاظ کو اردو کے اندر کیوں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ کچھ الفاظ تو قبول کربھی لئے گئے ہیں مثلاً ''بور ہونا'' بلکہ ''بور'' سے ''بوریت'' بھی بن گیا ہے۔ لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ انگریزی کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو عام فہم ہوں ایسا نہ ہو کہ اردو ترجمے کا بھی ترجمہ کرنا پڑے۔ میڈیکل سائنس کی اصطلاحات کا بھی یہی حال ہے۔ ہم نے انہیں اردو حروف تہجی اور تلفظ کے لحاظ سے لکھنے کے بعد بریکٹ میں انگریزی لفظ بھی لکھ دیا ہے۔

قرآنی آیات کے ترجمے کے سلسلے میں بھی وضاحت ضروری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خود انگریزی ترجمہ نہیں کیا بلکہ پہلے سے موجود تراجم کو نقل کردیا ہے۔ ہم نے ان انگریزی تراجم کا اردو ترجمہ کرنے کی بجائے مولانا محمد جوناگڑھی کا ترجمہ لے لیا ہے اور اس میں کہیں کہیں قاضی ظفر الحق صاحب نے جزوی یا مکمل ترمیم کی ہے تاکہ آیت کا مفہوم زیادہ واضح طور پر سامنے آئے۔ آیات کے حوالے کی خاطر سورہ کا نمبر اور اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد آیات کا نمبر دیا گیا ہے۔

انگریزی کتاب اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن (irf) نے شائع کی ہے اس فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ (Web Site) ہے www.irf.net اس کتاب کے مباحث سے متعلق مزید معلومات لینے اور سوالات کرنے کے لئے درج ذیل ایڈریس دیا گیا ہے۔

Webmaster@irf.net

اس ترجمے کے سلسلہ میں قاضی ظفر الحق اور وسیم احمد کھوکھر نے جو معاونت کی ہے اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کرنا ہمارے اوپر واجب ہے ہی مگر اپنی دونوں بیگمات کا شکریہ ادا نہ کرنا بھی زیادتی ہوگا جنہوں نے وقتاً فوقتاً کتابیں اٹھا کر دینے اور چائے بنا کر پلانے کے ذریعے ہمارے کام کو آسان کیا اور روائتی بیگمات کی طرح ہماری اس مصروفیت کا برا نہیں منایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ساتھ ہمارا اور ہمارے معاونین کا نام بھی اپنے دین کی خدمت کرنے والوں میں شامل کرلے۔ (آمین)

ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

ایم بی بی ایس۔ ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اردو)

ایم اے (ہسٹری) ایم اے (سیاسیات)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- تعارف (INTRODUCTION)

اس کرۂ ارض پر انسانی زندگی کے بالکل آغاز ہی سے انسان فطرت، منصوبۂ تخلیق میں اپنے مقام اور خود مقصد حیات کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ مختلف تہذیبوں اور بہت سی صدیوں پر محیط اس جستجوئے حق کے دوران منظّم مذہب نے انسانی زندگی کو ایک شکل دی اور بڑی حد تک تاریخ کی راہ متعین کی۔ اگر کچھ مذاہب کی بنیاد لکھی ہوئی تحریر پر رکھی گئی ہے جس کے بارے میں ان کے متبعین خدائی الہام ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں تو کئی دوسرے مذاہب نے فقط انسانی تجربات پر بھروسہ کیا ہے۔ اسلامی عقیدے کا بنیادی ماخذ ''القرآن'' ایک ایسی کتاب ہے جو اسلام کے متبعین یعنی مسلمانوں کے ایمان کے مطابق مکمل طور پر الہامی بنیاد رکھتی ہے۔ مسلمان یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ یہ تمام انسانیت کے لئے ہدایت کی حامل ہے۔ چونکہ قرآن کا پیغام ہر زمانے کے لئے خیال کیا جاتا ہے لہٰذا اس کو ہر دور کے مطابق ہونا چاہیے۔ لیکن کیا قرآن اس امتحان پر پورا اترتا ہے؟ اس کتابچے میں میں قرآن کے الہامی ہونے کے حوالے سے مسلمانوں کے عقیدے کا ایک معروضی تجزیہ پیش کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر ثابت شدہ سائنسی انکشافات کی روشنی میں۔

دنیا کی تہذیبی تاریخ کے دوران ایک ایسا زمانہ بھی تھا جب ''معجزات'' یا وہ جنہیں معجزات خیال کیا گیا، انسانی دلیل اور منطق پر سبقت لے گئے تھے۔ یقیناً معجزہ کی عام تعریف صرف یہ ہے، ایسی چیز جو عام راہ حیات سے ہٹ کر واقع ہو اور جس کے لئے انسانیت کے پاس کوئی توضیح موجود نہ ہو، لیکن ہمیں کسی چیز کو معجزہ تسلیم کرنے میں محتاط ہونا چاہیے۔ 1993ء میں دی ٹائمز آف انڈیا ممبئی نے خبر دی کہ ''بابا پائیلٹ'' نام کے ایک بزرگ نے مسلسل تین دن اور رات ایک ٹینک کے اندر پانی کے نیچے ڈوبے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے کا دعویٰ کیا ہے لیکن جب اخباری نامہ نگاروں نے اس ٹینک کے پیندے کا جائزہ لینے کی خواہش ظاہر کی جس میں اس نے اپنا کراماتی کرتب دکھانے کا دعویٰ کیا تھا تو اس نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا۔ اس نے یہ کہہ کر کٹ حجتی کی کہ بھلا کوئی شخص اس رحم مادر کا جائزہ کیسے لے سکتا ہے جو بچے کو جنم دیتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اس ''بزرگ'' کے پاس کوئی چھپانے کے لائق چیز تھی۔ اس کا دعویٰ محض شہرت حاصل کرنے کے لئے ایک کرتب ہی تھا۔ یقیناً دور جدید کا کوئی بھی شخص جو معقولی طرز فکر کا کچھ بھی علم رکھتا ہو اس قسم کے ''معجزے'' کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ اگر ایسے جھوٹے معجزات بزرگی کی علامت ہیں تو پھر ہمیں دنیا کے ان تمام مشہور جادوگروں کو حقیقی خدائی فرستادے تسلیم کرنا پڑے گا جو اپنے عیارانہ جادوئی کرتبوں اور فریب نظر کے مظاہروں کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔

ایک کتاب جو اپنے بارے میں خدائی نسبت کی دعویدار ہو دراصل ایک معجزے کا دعویٰ رکھتی ہے اس قسم کا دعویٰ کسی بھی زمانے میں اس وقت کے معیارات کے مطابق آسانی سے پرکھا جا سکتا ہے۔ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن خدا کی آخری اور حتمی وحی ہے جو معجزوں کا معجزہ ہے اور انسانیت کے لئے بطور رحمت اتری ہے لہٰذا ہمیں اس عقیدے کی صداقت کی تحقیق کرنا چاہیے۔

قرآن کا چیلنج (The Challenge of the Qur'an)

تمام تہذیبوں میں شعر و ادب ہی انسان کے اظہار خیال اور تخلیقی عمل کے ذرائع رہے ہیں۔ دنیا نے ایک زمانہ ایسا بھی دیکھا ہے جب شعر و ادب کو ویسا ہی مقام کمال حاصل تھا جیسا کہ آج کل سائنس اور ٹیکنالوجی کو حاصل ہے۔ یہاں تک کہ غیر مسلم دانشور بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ قرآن عربی ادب کا بے مثل و شاندار نمونہ ہے یعنی کرۂ ارض پر موجود سب سے اعلیٰ عربی ادب!

قرآن نوع انسانی کو چیلنج دیتا ہے کہ وہ اس کی مثال لے کر آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ○

''ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔ پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کر سکتے تو (اسے سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔'' (القرآن، سورۃ 2 آیت۔ 24-23)

قرآن کا چیلنج یہ ہے کہ کوئی ایک ہی سورت اس کی سورتوں کے مماثل لے کر آؤ یہی چیلنج قرآن میں متعدد بار دہرایا گیا ہے۔ ایک ایسی سورت بنا کر لانے کا چیلنج جو کہ خوبصورتی، فصاحت، گہرائی اور معانی کے اعتبار سے قرآنی سورت سے کسی حد تک ہی مماثل ہو ابھی تک پورا نہیں ہوا۔

بہرحال دور جدید کا کوئی بھی صاحب عقل شخص ایسی مذہبی کتاب کو ماننے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہوگا جو ممکنہ حد تک بہترین شاعرانہ پیرائے میں یہ بتائے کہ زمین چپٹی ہے یہ اس لیے کہ ہم ایک ایسے زمانے میں جی رہے ہیں جس میں انسانی عقل، منطق اور سائنس کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے۔ (چنانچہ) زیادہ تر لوگ قرآن کی غیر معمولی خوبصورت زبان کو اس کے خدائی کلام ہونے کے ثبوت کے طور پر قبول نہیں کریں گے۔ وحی الٰہی کے دعویدار کسی صحیفے کے لئے اپنی قوت دلیل اور منطق کی بنیاد پر قابل قبول ہونا بھی ضروری ہے۔

مشہور نوبل انعام یافتہ ماہر طبیعات البرٹ آئن سٹائن (Albert Einstein) کے مطابق ''سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے (اور) مذہب سائنس کے بغیر اندھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔" چنانچہ ہمیں قرآن کا مطالعہ کرنا چاہیے اور اس بات کا تجزیہ کرنا چاہیے کہ آیا قرآن اور جدید سائنس ایک دوسرے کے موافق ہیں یا ناموافق؟

قرآن سائنس کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ نشانیوں یعنی "آیات" کی کتاب ہے۔

قرآن کے اندر چھ ہزار سے زائد آیات ہیں جن میں سے ایک ہزار سے زائد سائنس کی بنیاد سے تعلق رکھتی ہیں۔ ہم سب کے علم میں ہے کہ بارہا سائنس "یوٹرن" (U-turn) لے لیتی ہے اس کتاب میں میں نے صرف طے شدہ سائنسی حقائق کو مدنظر رکھا ہے نہ کہ ان قیاسات اور نظریات کو جو صرف مفروضوں پر مبنی ہیں اور پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچے۔

2- علم فلکیات (ASTRONOMY)

تخلیق کائنات (Creation of the Universe)

"بگ بینگ" (The Big Bang)

فلکی سائنسدان تخلیق کائنات کی تشریح عام طور پر قبول کیے گئے مظہر قدرت سے کرتے ہیں جو "بگ بینگ" کے نام سے معروف ہے۔ اس نظریے کے پیچھے وہ مشاہداتی اور تجرباتی مواد موجود ہے جو کئی دہائیوں سے ماہرین فلکیات اور فلکی سائنسدانوں نے اکٹھا کیا ہے۔

"بگ بینگ" نظریہ کے مطابق پوری کائنات آغاز میں ایک ہی بڑا سا ڈھیر تھی (پرائمری نیبولا۔ Primary Nebula) پھر (ایک زوردار دھماکہ) "بگ بینگ" ہوا جس کے نتیجے میں کہکشائیں وجود میں آئیں (سیکنڈری سپریشن Secondary Separation یعنی ثانوی جدائی) اسکے بعد یہ کہکشائیں ستاروں، سیاروں، سورج اور چاند وغیرہ میں تقسیم ہو گئیں۔ کائنات کی ابتداء بالکل بے نظیر تھی اور اس کے محض اتفاقاً وقوع پذیر ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

قرآن میں تخلیق کائنات سے متعلق درج ذیل آیت موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ ○

''کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا۔'' (القرآن سورۃ 21 آیت 30)

قرآنی آیت اور ''بگ بینگ'' کے مابین حیرت انگیز مماثلت سے صرف نظر ممکن نہیں۔ ایک کتاب جو ابتداءً صحرائے عرب میں چودہ سو سال قبل سامنے آئی آخر کس طرح اس عمیق سائنسی حقیقت کی حامل ہو سکتی ہے؟

کہکشاؤں کی تشکیل سے قبل ابتدائی گیسی انبار

(Initial Gaseous Mass Before Creation of Galaxies)

سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ کائنات میں کہکشاؤں کی تشکیل سے قبل سارا سماوی مادہ گیسی مادے کی شکل میں تھا۔ مختصراً یوں سمجھیں کہ عظیم گیسی مادے یا بادل کہکشاؤں کی تشکیل سے پہلے موجود تھے۔ ابتدائی سماوی مادے کو بیان کرنے کے لیے گیس کی بجائے لفظ ''دھواں'' (Smoke) زیادہ مناسب ہوگا۔

مندرجہ ذیل قرآنی آیت کائنات کی اس کیفیت کے بارے میں دخان کے لفظ سے اشارہ کرتی تھے جس کا مطلب ہے دھواں۔

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○

''پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں (سا) تھا۔ پس اسے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔'' (القرآن سورہ 41 آیت 11)

ایک بار پھر دیکھیں کہ یہ حقیقت بگ بینگ کا ہی منطقی نتیجہ ہے اور حضرت محمد ﷺ [1] کی نبوت سے پہلے کسی بھی شخص کے علم میں نہیں تھی۔ تو پھر اس علم کا ذریعہ آخر کیا

[1] مسلمان وحی سے سرفراز ہونے والے تمام سابقہ انبیاء پر ان کا نام لیتے ہوئے صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتا تھا؟

زمین کی شکل بیضوی ہے (Shape of the Earth is Spherical)

ازمنہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ زمین چپٹی ہے۔ کافی صدیوں تک تو لوگ اس خوف کے مارے زیادہ لمبا سفر نہیں کرتے تھے کہ کہیں کنارے سے گر ہی نہ جائیں۔ سر فرانسس ڈریک (Sir Francis Drake) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے 1597 میں دنیا کے گرد بحری سفر کرنے کے بعد یہ ثابت کیا کہ دنیا گول ہے۔

دن اور رات کے آگے پیچھے آنے سے متعلق درج ذیل قرآنی آیت ملاحظہ ہو۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ○

"کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں پرو لاتا ہے۔" (القرآن سورہ 31 آیت 29)

پروتے لانے سے یہاں مراد یہ ہے کہ رات آہستہ آہستہ اور بتدریج دن میں تبدیل ہوتی ہے اور اسی طرح اس کے الٹ بھی (یعنی دن آہستہ آہستہ اور بتدریج رات میں تبدیل ہوتا ہے) یہ مظہر (Phenomenon) صرف اسی صورت میں ظہور پذیر ہو سکتا ہے کہ جب زمین گول ہو۔ اگر زمین چپٹی ہوتی تو رات سے دن اور دن سے رات میں تبدیلی بالکل اچانک ہوتی۔

درج ذیل آیت بھی زمین کے گول ہونے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ ○

"نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے۔" (القرآن سورہ 39 آیت 5)

یہاں استعمال ہونے لفظ عربی لفظ کَوَّرَ کے معنی ہیں "ایک چیز کو دوسری چیز پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزوی طور پر لپیٹنا'' یا ''کنڈل کی صورت بل دینا'' جس طرح کہ پگڑی سر کے گرد لپیٹی جاتی ہے۔ دن اور رات کا ایک دوسرے کو ڈھانکنا یا لپیٹا جانا تبھی واقع ہو سکتا ہے جب زمین گول ہو۔

زمین ٹھیک گول نہیں ہے گیند کی مانند بلکہ یہ ارضیاتی بیضوی (geo-spherical) ہے یعنی دونوں قطبی سروں پر قدرے چپٹی ہے۔ درج ذیل آیت میں زمین کی شکل کی وضاحت ہے۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ○

''اور اس کے بعد اس نے زمین کو انڈے کی شکل میں بنایا۔''

(القرآن سورہ 79 آیت 30)

یہاں انڈے کے لیے عربی لفظ ہے دحٰھا جس کے معنی ہیں شتر مرغ کا انڈہ۔ شتر مرغ کے انڈے کی شکل زمین کی گول شکل سے مشابہ ہے چنانچہ قرآن زمین کی شکل کو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے جبکہ نزول قرآن کے وقت رائج نظریہ یہ تھا کہ زمین چپٹی ہے۔

چاندنی منعکس شدہ روشنی ہے (Moonlight is reflected light)

پرانی تہذیبیں یہ خیال رکھتی تھیں کہ چاند خود اپنی روشنی دیتا ہے آج کل سائنس ہمیں یہ بتاتی ہے کہ چاند کی روشنی منعکس شدہ روشنی ہے تاہم 1400 سال پہلے یہ حقیقت قرآن کی درج ذیل آیت میں بیان ہوئی تھی۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ○

''بابرکت ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں آفتاب بنایا اور منور مہتاب بھی۔'' (القرآن سورہ 25 آیت 61)

قرآن میں سورج کے لیے عربی لفظ استعمال ہوا ہے شمس' اسے سراج بھی کہا گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کے معنی ہیں ''ٹارچ'' یا اسے وہاج کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''بھڑکتا ہوا چراغ'' یا اسے ضیاء کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''مطلع انوار'' تینوں تعریفیں سورج کے لئے بالکل موزوں ہیں کیونکہ یہ اپنی اندرونی سوختگی کی بدولت نہایت تیز حرارت اور روشنی پیدا کرتا ہے۔

چاند کے لئے عربی لفظ قمر ہے اور قرآن نے اسے منیر قرار دیا ہے جو ایک ایسا جسم ہوتا ہے جو نور یعنی منعکس شدہ روشنی دیتا ہے۔ یہاں پھر قرآن کا بیان چاند کی صحیح ماہیت سے کامل طور پر مماثل ہے جو خود اپنی روشنی نہیں دیتا بلکہ ایک غیر سرگرم جسم (inactive body) ہے جو سورج کی روشنی منعکس کرتا ہے۔ قرآن میں ایک دفعہ بھی چاند کو سراج' وہاج یا ضیاء نہیں کہا گیا اور نہ ہی سورج کو نور یا منیر کہا گیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن سورج کی روشنی اور چاند کی روشنی کی نوعیت کے مابین فرق کو پہچانتا ہے۔

درج ذیل آیات سورج اور چاند کی روشنی کی نوعیت سے متعلق ہیں۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا ○

''وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے آفتاب کو گرم روشنی بنایا اور چاند کو ٹھنڈی روشنی۔'' (القرآن سورہ 19 آیت 5)

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ○
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ○

''کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے کس طرح سات آسمان پیدا کر دیئے ہیں اور ان میں چاند کو خوب جگمگاتا بنایا ہے اور سورج کو روشن چراغ بنایا ہے۔'' (القرآن سورہ 71 آیت 16-15)

پس سورج کی روشنی اور چاند کی روشنی کی نوعیت کے اختلافات پر قرآن عظیم الشان اور جدید سائنس میں کامل اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج گردش کرتا ہے (The Sun Rotates)

ایک طویل عرصے تک یورپ کے فلسفیوں اور سائنس دانوں کا خیال تھا کہ زمین کائنات کے مرکز میں بالکل ساکن کھڑی تھی اور سارے دوسرے اجرام فلکی بشمول سورج اس کے گرد گھومتے ہیں مغرب میں یہ زمینی مرکز (geocentric) والا تصور کائنات دوسری صدی قبل مسیح میں ٹالمی (Ptolmy) کے زمانے سے رائج تھا۔ 1512ء میں نکولس کاپرنیکس (Nicholas Copernicus) نے سیاروں کی گردش کا اپنا ہیلیو سینٹرک نظریہ (Heliocentric Theory) پیش کیا جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ سورج نظام شمسی کے مرکز میں ساکت ہے اور سیارے اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔

1609ء میں ایک جرمن سائنس دان یوحنا کپلر (Yohannus Keppler) نے (ایک کتاب) ''اسٹرونومیا نووا'' (Astronomia Nova) شائع کی۔ اس میں اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ سیارے نہ صرف یہ کہ سورج کے گرد بیضوی دائروں میں گردش کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے محور کے گرد بھی بے ترتیب رفتاروں سے گھومتے ہیں۔ اس علم کی روشنی میں یورپین سائنس دانوں کے لئے یہ ممکن ہو گیا کہ وہ رات اور دن کے سلسلے سمیت نظام شمسی کی دوسری بہت سی تراکیب کی واضح انداز میں تشریح کر سکیں۔ ان دریافتوں کے بعد یہ سمجھا جانے لگا کہ سورج ساکن ہے اور زمین کی طرح اپنے محور کے گرد نہیں گھومتا۔ سکول کے زمانے میں جغرافیہ کی کتابوں میں یہ مغالطہ پڑھنا مجھے یاد ہے۔

قرآن کی درج ذیل آیت پر توجہ دیں:

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○

''وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ ان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتا پھرتا ہے۔" (القرآن سورہ 21 آیت 33)

اس آیت میں استعمال ہونے والا عربی لفظ ہے۔ یَسْبَحُوْنَ یہ لفظ ماخوذ ہے لفظ سَبَحَ سے۔ یہ اپنے ساتھ حرکت کا تصور رکھتا ہے جو کسی متحرک جسم سے اخذ ہوتا ہے۔ اگر آپ زمین پر کسی شخص کے بارے میں یہ لفظ استعمال کریں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ وہ لڑھک رہا ہے بلکہ اس کا مفہوم ہو گا کہ وہ چل رہا ہے یا دوڑ رہا ہے۔ اگر آپ پانی کے اندر کسی شخص کے بارے میں یہ لفظ استعمال کریں تو اسکا مطلب یہ نہیں ہو گا کہ وہ کسی مردہ چیز کی مانند بہتا جا رہا ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ وہ شخص تیر رہا ہے۔ اسی طرح اگر آپ کسی بھی سماوی جسم مثلاً سورج کے لیے یسبح کا لفظ استعمال کریں تو اس کا صرف یہی مطلب نہیں ہو گا کہ وہ خلا میں اڑتا جا رہا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ بھی ہو گا کہ وہ خلا میں سے گزرتے ہوئے گھوم بھی رہا ہے۔ سکول کی اکثر درسی کتابوں نے اب اس حقیقت کو شامل کر لیا ہے کہ سورج اپنے محور کے گرد گھومتا ہے۔ سورج کی اپنے محور کے گرد گردش کو ایک ایسے آلے کی مدد سے ثابت کیا جا سکتا ہے جو سورج کے عکس کو میز کے اوپر ڈالتا ہے اس طرح انسان آنکھیں چندھیائے بغیر اس کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ بات نوٹ کی گئی ہے کہ سورج پر کچھ نقطے ہیں جو ہر 25 دن میں ایک مکمل دائرے میں حرکت پوری کرتے ہیں یعنی سورج اپنے محور کے گرد گردش مکمل کرنے کے لیے تقریباً 25 دن لیتا ہے۔ سورج خلا میں تقریباً 240 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتا ہے اور لگ بھگ دو ہزار لاکھ سال میں ہماری کہکشاں' ملکی دے (Milky Way Galaxy) کے مرکز کے گرد اپنی گردش مکمل کرتا ہے۔

لَا الشَّمْسُ يَنۢبَغِىْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِىْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○

"نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔"

(القرآن سورہ 36 آیت 40)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت ایک ایسی اہم حقیقت بیان کرتی ہے جو جدید علم فلکیات نے ابھی حال ہی میں دریافت کی ہے وہ ہے سورج اور چاند کے اپنے اپنے انفرادی محوروں کی موجودگی اور خلا میں اپنی مخصوص رفتار کے ساتھ ان کا سفر۔ وہ ''متعین مقام'' جس کی طرف کہ سورج پورے نظام شمس کو ساتھ لئے سفر کرتا ہے جدید علم فلکیات نے صحیح صحیح معلوم کر لی ہے۔ اسے سولر اپیکس (Solar Apex) کا نام دیا گیا ہے۔ واقعی نظام شمسی خلا کے اندر ستاروں کے جھرمٹ ''ہرکولیز جھرمٹ'' (Constellation of Hercules) یا الفا لائری (Alpha Lyrae) میں موجود ایک نقطے کی طرف حرکت کر رہا ہے جس کا ٹھیک ٹھیک مقام اب یقینی طور پر متعین ہو گیا ہے۔

چاند اپنے محور کے گرد اتنی ہی دیر میں گردش کرتا ہے جتنی دیر وہ زمین کے گرد گھومنے میں لگاتا ہے۔ ایک چکر پورا کرنے میں یہ تقریباً ساڑھے انتیس دن لیتا ہے۔

آدمی قرآنی آیات کی سائنسی صحت پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا ہمیں اس سوال پر غور نہیں کرنا چاہیے کہ ''قرآن میں موجود علم کا منبع کیا ہے؟''

سورج گُل ہو جائے گا (The Sun Will Extinguish)

سورج کی روشنی اس کی سطح پر ہونے والے ایک کیمیائی عمل کی وجہ سے ہے جو پچھلے پچاس کھرب سال سے مسلسل ہوتا چلا آ رہا ہے یہ عمل مستقبل میں کسی وقت ختم ہو جائے گا جب سورج مکمل طور پر بجھ جائے گا جس کی بدولت زمین پر موجود ہر قسم کی حیات فنا ہو جائے گی۔

سورج کے وجود کے عارضی پن کے بارے میں قرآن یوں فرماتا ہے۔

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّہَا ؕ ذٰلِکَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ○

''اور سورج کے لئے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔ یہ ہے مقرر کردہ نظام غالب' باعلم اللہ تعالیٰ کا۔'' (القرآن سورہ 36 آیت 38) [1]

---

[1] اسی طرح کا پیغام قرآن کی ان آیات میں بھی دیا گیا ہے۔ سورہ 13 آیت 2، سورہ 35 آیت 13، سورہ 39 آیت 5 اور سورہ 39 آیت 21

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں عربی لفظ استعمال ہوا ہے مُسْتَقَر جس کے معنی ہیں ایک جگہ یا وقت جو کہ متعین ہے چنانچہ قرآن فرماتا ہے کہ سورج ایک متعین مقام کی طرف دوڑتا ہے اور یہ پہلے سے طے شدہ مدت تک ایسا کرتا رہے گا۔ مطلب یہ کہ آخر یہ ختم ہو جائے گا یا بجھ جائے گا۔

بین النجوم مادہ (Interstellar Matter)

پہلے مترتب فلکیاتی نظاموں کی بیرونی جگہ کو خلا خیال کیا جاتا تھا۔ فلکیاتی سائنس دانوں نے بعد میں ستاروں کے درمیانی خلا میں مادے کے پلوں (bridges of matter) کی موجودگی دریافت کر لی۔ مادے کے پلوں کو پلازما کہا جاتا ہے اور یہ ایسی مکمل آئونائزڈ (Ionized) گیس پر مشتمل ہیں جو اپنے اندر آزاد الیکٹرانوں اور مثبت آئنوں کی برابر تعداد رکھتی ہے۔ بعض اوقات پلازما کو مادے کی چوتھی حالت بھی کہا جاتا ہے (علاوہ دوسری تین معلوم حالتوں کے یعنی ٹھوس مائع اور گیس)

قرآن ستاروں کے درمیان اس مادے کی موجودگی کے بارے میں درج ذیل آیت میں اشارہ کرتا ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا ○

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو پیدا کیا۔'' (القرآن سورہ 25 آیت 59)

کسی بھی شخص کا یہ خیال ظاہر کرنا ہی مضحکہ خیز ہو گا کہ ستاروں کے درمیان کہکشانی مادے کی موجودگی 1400 سال پہلے معروف تھی۔

پھیلتی کائنات (The Expanding Universe)

1925ء میں امریکی ماہر فلکیات ایڈون ہبل (Edwin Hubble) نے مشاہداتی ثبوت مہیا کیا کہ تمام کہکشائیں ایک دوسرے سے دور ہٹتی جا رہی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات پھیل رہی ہے۔ کائنات کا پھیلتے جانا اب ایک محقق سائنسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت ہے۔ یہی وہ بات ہے جو کائنات کی کیفیت کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝

''آسمان کو ہم نے (اپنے) ہاتھوں سے بنایا ہے اور یقیناً ہم کشادگی کرنے والے ہیں۔'' (القرآن سورہ 51 آیت 47)

عربی لفظ مُوسِعُون کا صحیح ترجمہ ''ہم اسے پھیلا رہے ہیں'' کیا جاتا ہے۔ اور یہ کائنات کی پھیلتی ہوئی وسعت کی تخلیق کی طرف اشارہ ہے۔

عظیم فلکیاتی سائنس دانوں میں سے ایک' سٹیفن ہاکنگ (Stephen Hawking) اپنی کتاب ''زمانے کی ایک مختصر تاریخ'' (A Brief History of Time) میں لکھتے ہیں ''یہ انکشاف کہ کائنات پھیل رہی ہے بیسویں صدی کے بڑے عقلی انقلابات میں سے ایک ہے'' قرآن نے کائنات کے پھیلاؤ کا ذکر انسان کے دور بین بنانے کو جاننے سے بھی پہلے کر دیا تھا۔

کچھ لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن میں فلکیاتی حقائق کی موجودگی باعث حیرت اس لئے نہیں ہے کہ عرب فلکیات کے میدان میں ترقی یافتہ تھے۔ ان کا عربوں کی فلکیاتی میدان کی ترقی کو تسلیم کرنا بالکل درست ہے تاہم وہ اس بات کا ادراک نہیں کر پائے کہ قرآن عربوں کی فلکیات کے شعبے میں سبقت لے جانے سے صدیوں پہلے نازل ہوا تھا۔ مزید برآں بہت سے سائنسی حقائق جو اوپر بیان ہوئے ہیں مثلاً بگ بینگ کے نتیجے میں کائنات کی تخلیق عربوں کو اپنی سائنسی ترقی کے عروج کے زمانے میں بھی معلوم نہیں تھے۔ لہٰذا قرآن میں بیان شدہ سائنسی حقائق عربوں کی فلکیات میں ترقی کی وجہ سے نہیں ہیں دراصل اس کا الٹ صحیح ہے یعنی انہوں نے فلکیات میں ترقی اس لئے کی کہ فلکیات کو قرآن میں ایک مقام حاصل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- فزکس (PHYSICS)

ایٹم تقسیم کیے جاسکتے ہیں (Atoms can be Divided)

ازمنہ قدیم میں ایک معروف نظریہ ''نظریہ جوہریت'' (Theory of Atomism) کے نام سے عام طور پر قبول کیا جاتا تھا۔ یہ نظریہ بنیادی طور پر یونانیوں نے پیش کیا تھا خاص طور پر ایک دانشور دیمقراطیس (Democritus) نے جو 23 صدیاں قبل گزرا ہے۔ دیمقراطیس اور جو لوگ اس کے بعد آئے' انہوں نے گمان کیا کہ مادہ کی سب سے چھوٹی اکائی ایٹم ہے قدیم عرب بھی اسی پر یقین رکھتے تھے۔ عربی لفظ ذرہ سے عام طور پر مراد ایٹم ہی ہوتی ہے۔ حالیہ ادوار میں جدید سائنس نے انکشاف کیا ہے کہ ایک ایٹم کو توڑنا بھی ممکن ہے۔ یہ بات کہ ایٹم کو مزید تقسیم کیا جا سکتا ہے بیسویں صدی کی دریافت ہے۔ چودہ صدیاں قبل ایک عرب کے لیے بھی یہ تصور عجیب ہی رہا ہو گا۔ اس کے لئے تو ذرہ وہ آخری حد تھی جس کے آگے کوئی نہیں جا سکتا۔ مگر قرآن کی درج ذیل آیت اس حد کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

''کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجیے کہ مجھے میرے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اس سے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔''

(القرآن سورہ 34 آیت 3) [1]

---

[1] اسی طرح کا پیغام قرآن کی آیت 61 سورہ 10 میں بھی دیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت خدا کے علم کل پر بھی دلالت کرتی ہے سب چیزوں کے بارے میں اس کے علم پر چھپی ہوں یا ظاہر۔ پھر یہ اس سے بھی آگے جاتی ہے اور کہتی ہے کہ خدا ہر ایک چیز سے واقف ہے بشمول اس کے جو ایٹم سے چھوٹی ہے یا ایٹم سے بڑی ہے۔ چنانچہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ ایٹم سے چھوٹی بھی کسی چیز کیلئے امکان ہے کہ وہ موجود ہو۔ ایک ایسی حقیقت جو جدید سائنس نے ابھی حال ہی میں دریافت کی ہے۔

4- علم آب (HYDROLOGY)

پانی کا چکر (Water Cycle)

1580ء میں برنارڈ پالسی (Bernard Palissy) وہ پہلا شخص تھا جس نے دور حاضر کے نظریے ''پانی کا چکر'' (Water Cycle) کا تصور پیش کیا تھا۔ اس نے بتایا کہ کس طرح سمندروں سے پانی بخارات بن کر اڑتا ہے اور پھر بادل بننے کیلئے ٹھنڈا ہوتا ہے۔ بادل ساحلوں سے اندرون ملک آتے ہیں جہاں وہ بلند ہوتے ہیں مجتمع ہوتے ہیں اور بارش کی شکل میں نیچے آتے ہیں۔ یہ پانی جھیلوں اور ندی نالوں کی صورت میں جمع ہوتا ہے اور ایک مسلسل چکر کے انداز میں واپس سمندر کی طرف بہتا ہے۔ ساتویں صدی قبل مسیح میں یونان کے شہر مائیلٹس (Miletus) کا (عظیم مفکر) تھیلز (Thales) یہ یقین رکھتا تھا کہ سطح سمندر پر موجود پانی کی پھوار ہوائیں اٹھا لیتی ہیں اور اندرون ملک لے جا کر بطور بارش برساتی ہیں۔

ازمنہ قدیم میں لوگوں کو زیر زمین پانی کا منبع معلوم نہیں تھا۔ ان کا خیال تھا کہ سمندروں کا پانی ہوا کے اثر کے تحت براعظموں کے اندرونی حصوں کی طرف دھکیلا جاتا ہے۔ وہ یہ بھی خیال کرتے تھے کہ پانی خفیہ رستے یا بڑے پاتال کے ذریعے آتا ہے یہ رستہ سمندروں سے منسلک ہے اور افلاطون کے زمانے سے اسے ''ٹارٹارس'' (Tartarus) کہا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اٹھارویں صدی کے عظیم مفکر ڈیکارٹ (Decartes) نے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خیال سے اتفاق کیا ہے۔

انیسویں صدی تک ارسطو کا نظریہ ابھی رائج تھا۔ اس نظریے کے مطابق پانی ٹھنڈی پہاڑی غاروں میں منجمد ہوتا ہے اور زیر زمین جھیلیں بناتا ہے جو چشموں کو پانی دیتی ہیں۔ آج ہم جان چکے ہیں کہ بارش کا پانی جو زمین کے شگافوں میں جذب ہوتا ہے اس کا باعث بنتا ہے۔

قرآن نے اسے درج ذیل آیات میں بیان کیا ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ○

''کیا آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کے سوتوں میں پہنچاتا ہے پھر اسی کے ذریعے سے مختلف قسم کی کھیتیاں اگاتا ہے۔'' (القرآن سورہ 39 آیت 21)

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

''اور آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اس میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔'' (القرآن سورہ 30 آیت 24)

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ○

''ہم ایک صحیح اندازہ سے آسمان سے پانی برساتے ہیں پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیتے ہیں اور ہم اس کے لے جانے پر یقیناً قادر ہیں۔''

(القرآن سورہ 23 آیت 18)

کوئی بھی دوسری تحریر جو 1400 سال پرانی ہو پانی کے چکر کی اس قدر درست تفصیل نہیں دیتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخارات بننا (Evaporation)

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝

"لوٹ لوٹ کر آنے والے بادلوں کی قسم" (القرآن سورہ 86 آیت 11)

ہوائیں بادلوں کو حاملہ کرتی ہیں (Winds Impregnate Clouds)

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۝

"اور ہم بھیجتے ہیں ہوائیں۔ پھر آسمان سے پانی برسا کر وہ تمہیں پلاتے ہیں۔" (القرآن سورہ 15 آیت 22)

یہاں استعمال ہونے والا عربی لفظ ہے لَوَاقِح جو لَقَحَ سے لَاقِحَ کی جمع ہے جس کا مطلب ہے حاملہ کرنا یا ثمر بار کرنا۔ اس تناظر میں حاملہ کرنے کا مطلب ہوگا کہ ہوائیں بادلوں کو ایک دوسرے کی طرف دھکیل کر ان کے گاڑھے پن کو بڑھاتی ہیں جو چمک اور پھر بارش کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح کا بیان قرآن کی درج ذیل آیات میں بھی دکھائی دیتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتا ہے پھر انہیں ملاتا ہے پھر انہیں تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے درمیان میں سے مینہ برستا ہے۔ وہی آسمان کی جانب سے اولوں کے پہاڑ میں سے اولے برساتا ہے پھر جنہیں چاہے ان کے پاس برسائے اور جن سے چاہے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہیں ہٹا دے۔ بادل ہی سے نکلنے والی بجلی کی چمک ایسی ہوتی ہے کہ گویا اب آنکھوں کی روشنی لے چلی۔'' (القرآن 24 آیت 43)

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ○

''اللہ وہ ہے جو رحمت کی ہوائیں بھیجتا ہے۔ پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر وہ ان ان بادلوں کو آسمان میں جیسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے۔ اور انہیں ٹکڑیاں بنا دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو بارش کے قطرے اس میں سے نکلتے آتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے۔ فوراً ہی وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں۔'' (القرآن سورہ 38 آیت 48)

علم آب (Hydrology) پر موجود جدید مواد اس موضوع پر قرآن کے بیان سے مکمل اتفاق کرتا ہے۔ پانی کا چکر قرآن عظیم الشان کی متعدد دوسری آیات میں بھی بیان ہوا ہے جن میں یہ آیات شامل ہیں سورہ 7 آیت 57، سورہ 13 آیت 17، سورہ 25 آیت 49-48، سورہ 35 آیت 9، سورہ 36 آیت 34، سورہ 45 آیت 5، سورہ 50 آیات 11-9، سورہ 56 آیات 70-68 اور سورۃ 67 آیت 30۔

5- علم ارضیات (GEOLOGY)

پہاڑ خیمے کی میخوں کی مانند ہیں:

(Mountains are Like Tent Pegs)

علم ارضیات میں ''فولڈنگ'' (Folding) کا مظہر حال ہی میں دریافت ہونے والا امر واقعہ ہے۔ فولڈنگ پہاڑی سلسلوں کے بننے کا باعث ہے۔ زمین کا خول جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اوپر ہم رہتے ہیں ایک سخت چھلکے کی مانند جبکہ گہری تہیں گرم اور سیال ہیں لہٰذا کسی بھی طرح کی حیات کے لئے ناسازگار ہیں یہ بھی معلوم (حقیقت) ہے کہ پہاڑوں کا استحکام فولڈنگ کے مظہر سے منسلک ہے اس لئے کہ یہ فولڈ ہی ہیں اور جوان ابھاروں کی بنیادیں فراہم کرتے ہیں جو پہاڑوں کو تشکیل دیتے ہیں۔

ماہرین ارضیات ہمیں بتاتے ہیں کہ زمین کا نصف قطر (Radius) تقریباً 6035 کلومیٹر ہے۔ اور خول جس کے اوپر کہ ہم رہتے ہیں بہت پتلا ہے 2 سے 35 کلومیٹر کے درمیان۔ چونکہ خول پتلا ہے لہٰذا اس کے تھرتھرانے کا امکان کافی زیادہ ہے۔ پہاڑ کیلوں یا خیمے کی میخوں کی مانند عمل کرتے ہیں جو زمین کے خول کو پکڑتی ہیں اور اسے استحکام عطا کرتی ہیں۔ قرآن کے اندر بالکل ایسا ہی بیان ہے۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝

''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا؟)''

(القرآن سورۃ 78 آیات 7-6)

لفظ اَوْتَاد کا مطلب ہے کیلیں یا میخیں (ویسی جیسی کہ خیمہ تاننے کے لئے استعمال ہوتی ہیں) یہ ارضیاتی فولڈز کی گہری بنیادیں ہیں۔

''زمین'' (Earth) نام کی ایک کتاب دنیا بھر کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ارضیات پر ایک بنیادی ریفرنس ٹیکسٹ بک خیال کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے مصنفین میں سے ایک ڈاکٹر فرینک پریس (Dr Frank Press) ہیں جو 12 سال تک امریکہ میں اکیڈمی آف سائنسز کے صدر تھے اور سابق امریکی صدر جمی کارٹر (Jimmy Carter) کے سائنس ایڈوائزر تھے۔ اس کتاب میں وہ پہاڑ کی وضاحت ایک پھانے کی شکل کا خاکہ بنا کر کرتے ہیں اور خود پہاڑ کو اس کل کے ایک چھوٹے حصے کے طور پر دکھاتے ہیں جس کی جڑ زمین کے اندر گہری گڑھی ہوئی ہے۔[1] ڈاکٹر پریس کے مطابق

---

[1] Earth, Press and Siever, P.35

مزید دیکھیں Earth Science, Tarbuck and Lutgens, P.157

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ زمین کے خول کو مستحکم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

قرآن زمین کو ہلنے سے بچانے کے سلسلے میں پہاڑوں کے کردار کو واضح طور پر بیان کرتا ہے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ ○

''اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ وہ مخلوق کو ہلا نہ سکے۔'' (القرآن سورہ 21 آیت 31) ❶

قرآنی بیانات جدید ارضیاتی مواد سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

مضبوطی سے جمے پہاڑ (Mountains Firmly Fixed)

زمین کی سطح بہت سی سخت پلیٹوں میں بٹی ہوئی ہے جو موٹائی میں تقریباً 100 کلومیٹر ہیں۔ یہ پلیٹیں ایک جزوی پگھلے خطے پر تیرتی ہیں جسے اسھینو سفیر (Aesthenosphere) کہا جاتا ہے پہاڑی سلسلے ان پلیٹوں کے کناروں پر واقع ہیں۔ زمین کا خول سمندروں کے نیچے 5 کلومیٹر موٹا ہے ہموار براعظمی سطحوں کے نیچے تقریباً 35 کلومیٹر اور بڑے پہاڑی سلسلوں کے نیچے لگ بھگ 80 کلومیٹر موٹا ہے یہ وہ مضبوط بنیادیں ہیں جن کے اوپر کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔

قرآن مضبوط پہاڑی بنیادوں کی طرف درج ذیل آیت میں اشارہ کرتا تھا۔

وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا ○

''اور پہاڑوں کو مضبوط گاڑ دیا۔'' (القرآن سورہ 79 آیت 32) ❷

پس پہاڑوں کی حقیقت سے متعلق قرآن عظیم الشان میں موجود معلومات علم ارضیات کی حالیہ دریافتوں سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

---

❶ اسی طرح کا پیغام قرآن کی آیت 10 سورہ 31 اور آیت 15 سورہ 16 میں بھی ہے

❷ اسی طرح کا پیغام قرآن کی آیت 19 سورہ 88 میں بھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- علم البحر (OCEANOLOGY)

میٹھے اور نمکین پانیوں کے بیچ آڑ

(Barrier Between Sweet and Salt Waters)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝

''اس نے دو دریا جاری کر دیئے جو ایک دوسرے سے ملتے چلتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے بڑھ نہیں سکتے۔''

(القرآن سورہ 55 آیات 20-19)

عربی عبارت میں موجود لفظ برزخ کے معنی ہیں آڑ یا ایک حد فاصل۔ تاہم یہ آڑ کوئی مادی حد فاصل نہیں ہے۔ عربی لفظ مَرَجَ کے لغوی معنی ہیں۔ وہ دونوں ملتے اور ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں' شروع کے مفسرین قرآن پانی کے دو حصوں سے متعلق دو متضاد معانی کی تشریح کرنے سے قاصر تھے۔ یعنی یہ دونوں ملتے اور مدغم ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے درمیان ایک آڑ بھی ہے۔ جدید سائنس نے دریافت کیا ہے کہ وہ مقامات جہاں دو مختلف سمندر ملتے ہیں وہاں ان کے درمیان ایک آڑ ہوتی ہے یہ آڑ دونوں سمندروں کو اس طرح جدا کی کرتی ہے کہ ہر ایک کا اپنا درجہ حرارت' اپنا کھاری پن اور اپنی کثافت ہوتی ہے۔ [1] علم البحر کے ماہرین اب اس آیت کی وضاحت کرنے کیلئے بہتر پوزیشن میں ہیں۔ دونوں سمندروں کے درمیان پانی کی ایک غیر مرئی ترچھی آڑ ہوتی ہے جس میں سے پانی ایک سمندر سے دوسرے سمندر کو جاتا ہے۔ مگر جب پانی ایک سمندر سے دوسرے سمندر میں داخل ہوتا ہے تو وہ اپنی امتیازی خصوصیات کھو دیتا ہے اور دوسری طرف کے پانی سے ہم رنگ ہو جاتا ہے ایک طرح سے یہ آڑ دونوں پانیوں کے لیے بطور ہم آہنگ کرنے والے عبوری علاقے (transitional homogenizing) کے عمل کرتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مظہر قدرت درج ذیل قرآنی آیت میں بھی بیان ہوا ہے۔

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا

''اور اس نے دو سمندروں کے درمیان روک بنا دی۔''

(القرآن سورہ 27 آیت 61)

یہ مظہر قدرت کئی مقامات پر واقع ہوتا ہے بشمول بحیرۂ روم اور بحر اوقیانوس کے درمیانی مقسوم علیہ کے! جبرالٹر کے مقام پر۔ ایک سفید پٹی جنوبی افریقہ میں کیپ پینن سولا کے کیپ پوائنٹ پر بھی واضح دکھائی دیتی ہے جہاں بحر اوقیانوس بحر ہند سے ملتا ہے۔

مگر جب قرآن تازہ اور نمکین پانی کے درمیانی مقسوم علیہ کے بارے میں بات کرتا ہے تو وہ آڑ کے ساتھ ایک ''مانع رکاوٹ'' (a forbidding partition) کی موجودگی کا ذکر کرتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا ○

''اور وہی ہے جس نے دو سمندر آپس میں ملا رکھے ہیں، یہ ہے میٹھا اور مزیدار اور یہ ہے کھاری کڑوا، اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب اور مضبوط اوٹ کر دی۔'' (القرآن سورہ 25 آیت 53)

جدید سائنس نے دریافت کیا ہے کہ دریاؤں کے سمندر میں گرنے کے مقامات پر جہاں تازہ (میٹھا) اور نمکین پانی ملتے ہیں، وہاں کی صورت حال ان مقامات پر پائی جانے والی صورت حال سے قدرے مختلف ہوتی ہے جہاں دو نمکین پانی والے سمندر ملتے ہیں۔ یہ بھی دریافت ہو چکا ہے کہ دریاؤں کے سمندروں میں گرنے کے مقامات پر جو چیز تازہ پانی کو کھاری پانی سے ممیز کرتی ہے وہ ''ایک واضح کثافتی عدم تسلسل کے ساتھ (پانی کی) دونوں تہوں کو جدا کرنے والا پکنو کلائن زون (pycnocline

❶ Principle of Oceanography, Davis, pp 92-93

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(zone) ہے۔" ❶ اس حد فاصل (علیحدگی کی پٹی) کا کھاری پن تازہ اور نمکین دونوں پانیوں سے مختلف ہوتا ہے۔ ❷ یہ مظہر قدرت کئی مقامات پر واقع ہوتا ہے بشمول مصر کے جہاں دریائے نیل بحیرہ روم کے اندر گرتا ہے۔

قرآن میں بیان ہونے والے ان سائنسی مظاہر کی تصدیق ڈاکٹر ولیم ہے (Dr William Hay) نے بھی کی ہے جو ایک معروف بحری سائنس دان اور یونیورسٹی آف کولوریڈو (University of Colorado) امریکہ میں ارضیاتی سائنس کے پروفیسر ہیں۔

سمندر کی گہرائیوں میں تاریکی

(Darkness In Depths Of Ocean)

پروفیسر ڈرگا راؤ (Durga Rao) بحری علم الارض (Marine Geology) کے میدان کے مشہور عالم ماہر ہیں اور جدہ کی شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی میں پروفیسر تھے۔ ان سے درج ذیل آیت پر تبصرہ کرنے کے لیے کہا گیا:

أَوْ كَظُلُمَٰتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَىٰهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِۦ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۖ إِذَآ أَخْرَجَ يَدَهُۥ لَمْ يَكَدْ يَرَىٰهَا ۗ وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ ٱللَّهُ لَهُۥ نُورًا فَمَا لَهُۥ مِن نُّورٍ ○

"یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے

---

❶ Oceanography, Gross, p 242 مزید دیکھیں Introductory Oceanography, Thurman pp 300-301.

❷ Oceanography, Gross, p 244 اور Introductory Oceanography, Thurman pp 300-301.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، الغرض اندھیرے ہیں جو اوپر تلے پے در پے ہیں۔ جب اپنا ہاتھ نکالے تو عین ممکن ہے کہ اسے بھی نہ دیکھ سکے اور (بات یہ ہے کہ) جسے اللہ تعالیٰ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔"

(القرآن سورہ 24 آیت 40)

پروفیسر راؤ نے کہا کہ سائنس دان ابھی جدید آلات کی مدد سے اس بات کی تصدیق کرنے کے قابل ہوئے ہیں کہ سمندر کی گہرائیوں میں تاریکی ہے۔ انسان بغیر مدد کے پانی کے اندر 20 سے 30 میٹر سے زائد گہرا غوطہ نہیں لگا سکتے اور گہرے سمندری علاقوں میں 200 میٹر سے زائد گہرائی میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ آیت تمام سمندروں کے بارے میں نہیں ہے کیونکہ ہر سمندر کو اوپر تلے تہہ در تہہ بڑھتی ہوئی تاریکی کا حامل نہیں کہا جا سکتا۔ یہ خاص طور پر گہرے سمندر یا بحر زخار کی طرف اشارہ کرتی ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے "تاریکی وسیع گہرے سمندر میں"

گہرے سمندر میں یہ تہہ در تہہ تاریکی دو وجوہ کا نتیجہ ہے۔

1۔ روشنی کی ایک شعاع قوس وقزح میں دکھائی دینے والے سات رنگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ سات رنگ ہیں: بنفشی (Violet) بینگنی (Indigo) نیلا (Blue) سبز (Green) پیلا (Yellow) نارنجی (Orange) اور سرخ (Red)۔ (VIBGYOR) جب روشنی کی شعاع پانی سے ٹکراتی ہے تو انعطاف (refraction) کے عمل سے گزرتی ہے۔ بالائی 10 سے 15 میٹر پانی سرخ رنگ کو جذب کر لیتا ہے۔ چنانچہ اگر ایک غوطہ خور 25 میٹر پانی کے نیچے ہے اور زخمی ہوتا ہے تو وہ اپنے خون کا سرخ رنگ نہیں دیکھ سکے گا کیونکہ سرخ رنگ اس گہرائی تک نہیں پہنچتا۔ اسی طرح نارنجی رنگ کی شعاعیں 30 سے 50 میٹر تک جذب ہو جاتی ہیں، پیلی اور گہری بنفشی 200 میٹر کے اوپر۔ لگاتار رنگوں کے غائب ہونے کی وجہ سے سمندر تہہ در تہہ بتدریج تاریک تر ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا جاتا ہے۔ یعنی روشنی کی تہوں میں تاریکی واقع ہوتی ہے۔ 1000 میٹر کی گہرائی سے نیچے مکمل تاریکی ہوتی ہے۔ ❶

2۔ بادل سورج کی شعاعیں جذب کر لیتے ہیں جو روشنی کی کرنوں کو بکھیرتے ہیں جو بادلوں کے نیچے تاریکی کی ایک تہہ کا باعث بنتا ہے۔ یہ تاریکی کی پہلی تہہ ہے۔ جب روشنی کی کرنیں سطح سمندر تک پہنچتی ہیں تو لہروں کی سطح کو چمکدار شکل دیتے ہوئے منعکس ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا یہ لہریں ہیں جو روشنی کو منعکس کرتی ہیں اور تاریکی پیدا کرتی ہیں۔ منعکس نہ ہونے والی روشنی سمندر کی گہرائیوں میں نفوذ کر جاتی ہے۔ لہٰذا سمندر کے دو حصے ہوتے ہیں۔ روشنی اور حرارت سے متصف سطح، اور تاریکی سے متصف گہرائی۔ سطح سمندر لہروں کی بدولت سمندر کے گہرے حصے سے مزید جدا ہوئی ہوتی ہے۔

اندرونی لہریں سمندروں اور ابحار کے گہرے پانیوں کو ڈھانپتی ہیں کیونکہ گہرے پانی اپنے اوپر کے پانی کی نسبت زیادہ کثافت رکھتے ہیں۔

تاریکی اندرونی لہروں کے نیچے شروع ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ سمندر کی گہرائیوں میں مچھلیاں نہیں دیکھ سکتیں۔ ان کے اپنے جسموں کی روشنی ہی ان کی روشنی کا واحد ذریعہ ہوتا ہے۔

قرآن اس کو مناسب طور پر بیان کرتا ہے۔

''تاریکی وسیع سمندر کی گہرائی میں اوپر تلے کی موجوں سے ڈھکی ہوئی۔''

بالفاظ دیگر ان لہروں کے اوپر کئی طرح کی لہریں ہیں یعنی وہ جو سطح سمندر پر پائی جاتی ہیں۔ قرآنی آیت آگے فرماتی ہے ''ڈھکی ہوئی (تاریک) بادلوں سے' تاریکی کی گہرائیاں، ایک کے اوپر ایک''

یہ بادل جیسا کہ واضح کیا گیا آڑ ہیں ایک کے اوپر ایک جو مختلف سطحوں پر رنگ

---

❶ Oceans, Elder and Pernetta, p. 27

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذب کر کے مزید تاریکی کا باعث بنتے ہیں۔

پروفیسر ڈرگا راؤ نتیجہ نکالتے ہوئے کہتے ہیں ”1400 سال پہلے ایک عام انسان اتنی زیادہ تفصیل کے ساتھ اس مظہر قدرت کو ہرگز بیان نہیں کرسکتا تھا چنانچہ یہ معلومات ضرور کسی مافوق الفطرت ذریعے سے ہی آئی ہوں گی۔“ ❶

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝

”وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔“

(القرآن سورہ 25 آیت 54)

کیا 14 صدیاں پہلے کسی انسان کے لیے یہ اندازہ لگانا ممکن تھا کہ ہر زندہ چیز پانی سے بنی ہے؟ مزید برآں اس قسم کا اندازہ قائم کرنا عرب کے صحراؤں میں رہنے والے کسی شخص کے لیے قابل فہم ہوسکتا ہے جہاں کہ ہمیشہ پانی کی قلت رہتی ہے؟

8- علم نباتات (BOTANY)

پودے نر اور مادہ جنس رکھتے ہیں:

(Plants Have Male And Female)

”اس سے پیشتر انسان یہ نہیں جانتے تھے کہ پودے بھی نر اور مادہ جنسی تفریق رکھتے ہیں۔ علم نباتات بتاتا ہے کہ ہر پودا نر اور مادہ جنس کا حامل ہے۔ حتیٰ کہ وہ پودے جو یک جنسی (Unisexual) ہیں وہ بھی نر اور مادہ دونوں کے واضح جنسی اعضاء رکھتے ہیں۔

❶ اس بیان کا حوالہ ایک وڈیوٹیپ ہے جس کا عنوان ہے ”یہ ہے سچائی“ (This is the Truth)۔ اس وڈیوٹیپ کی کاپی حاصل کرنے کے لیے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے رابطہ کیجیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝

''اور آسمان سے پانی نازل کیا' پھر ہم نے اس پانی سے نباتا کے مختلف جوڑے نکالے۔'' (القرآن سورہ 20 آیت 53)

پھل نر اور مادہ جنس رکھتے ہیں:

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۝

''اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے۔''

(القرآن سورہ 13 آیت 3)

اعلیٰ پودوں کے تولیدی عمل کا آخری ماحصل پھل ہوتا ہے۔ پھل سے پہلے مرحلے پر پھول ہوتا ہے جو نر اور مادہ دونوں اعضاء کا حامل ہوتا ہے (سٹیمنز اور اوویول (Stamens and Ovules)) جب زردانے پھول تک پہنچتے ہیں تو یہ ثمر بار ہوتے ہیں جو بعد میں بصورت پھل پکتا ہے اور بیج خارج کرتا ہے لہٰذا تمام پھل نر اور مادہ اعضاء کی موجودگی پر دلالت کرتے ہیں، ایک ایسی حقیقت جو قرآن میں بیان ہوئی ہے۔

کچھ خاص اصناف میں پھل غیر بارآور شدہ پھولوں سے وجود میں آ سکتا ہے۔ (پارتھینو کارپک فروٹ (Parthenocarpic fruit)) مثلاً کیلے، پائن ایپل کی کچھ قسمیں، انجیر، نارنجی، انگور وغیرہ۔ ایسے پھلوں میں بھی واضح جنسی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

ہر چیز جوڑوں میں بنائی گئی ہے: (Every thing Made in Pairs)

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ ۝

''اور ہر چیز کو ہم نے جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔'' (القرآن 51 آیت 49)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت ''ہر چیز'' پر زور دے رہی ہے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جانور، پودے اور پھل۔ اس کا اشارہ بجلی کی طرف بھی ہوسکتا ہے جس میں ایٹم منفی اور مثبت چارج شدہ الیکٹرانوں اور پروٹانوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اور دوسری بہت سی اشیاء۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَ مِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ ○

''وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ (چیزیں) ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔'' (القرآن سورہ 36 آیت 36)

قرآن یہاں فرماتا ہے کہ ہر ایک چیز جوڑوں میں تخلیق کی گئی ہے بشمول ان چیزوں کے جنہیں انسان ابھی نہیں جانتا اور بعد میں دریافت کرسکتا ہے۔

9- علم الحیوانات (ZOOLOGY)

جانور اور پرندے گروہوں میں رہتے ہیں:

(Animals And Birds Live In Communities)

وَ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡہِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُکُمۡ ؕ ○

''اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرندے ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو کہ تمہاری طرح کے گروہ نہ ہوں۔'' (القرآن سورہ 6 آیت 38)

تحقیق نے ظاہر کیا ہے کہ جانور اور پرندے گروہوں میں رہتے ہیں یعنی وہ منظّم ہوتے ہیں اور اکٹھے رہتے اور اکٹھے کام کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرندوں کی اڑان:(The Flight Of Birds)

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○

''کیا ان لوگوں نے پرندوں کونہیں دیکھا جو تابع فرمان ہو کر فضا میں ہیں۔ جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں، بیشک اس میں ایمان لانے والے لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔'' (القرآن سورہ 16 آیت 79)

ایک دوسری آیت بھی پرندوں کا ذکر کرتی ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ○

''کیا یہ اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کونہیں دیکھتے، انہیں (اللہ) رحمان ہی (ہوا و فضا میں) تھامے ہوئے ہے۔ بیشک ہر چیز اس کی نگاہ میں ہے۔''

(القرآن سورہ 67 آیت 19)

عربی لفظ اَمْسَكَ کے لغوی معانی ہیں ''کسی پر اپنا ہاتھ رکھنا، قابو کرنا، روکنا، کسی کو پیچھے روکنا'' جس سے یہ خیال ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ اپنی طاقت سے پرندے کو اوپر روکے رکھتا ہے۔

یہ آیات پرندوں کے رویے کے خدائی قانون پر بہت زیادہ انحصار پر زور دیتی ہیں۔ جدید سائنسی معلومات نے اپنی حرکات کی ادائیگی کے حوالے سے پرندوں کی بعض اصناف کے حاصل کردہ درجۂ کمال کو واضح کیا ہے۔ پرندوں کے جینیاتی کوڈ کے اندر نقل مکانی کے منصوبے کی موجودگی ہی وہ چیز ہے جو اس طویل اور پیچیدہ سفر کی توجیہہ کر سکتی ہے جو کہ بہت چھوٹی عمر کے پرندے بغیر کسی پرانے تجربے اور بغیر گائیڈ کے مکمل کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قابل ہوتے ہیں۔ وہ ایک خاص تاریخ کو واپس اپنے چلنے کے مقام پر لوٹنے کے بھی اہل ہوتے ہیں۔

پروفیسر ہیمبرجر (Hamburger) اپنی کتاب ''طاقت اور نزاکت'' (Power and Fragibility) میں ایک پرندے ''مٹن برڈ'' (Mutton bird) کی مثال دیتے ہیں جو بحرالکاہل کے علاقے میں اپنی 24 ہزار کلو میٹر لمبی 8 کے ہندسے کی شکل کی پرواز کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ اپنا سفر 6 ماہ سے زائد عرصے میں مکمل کرتا ہے۔ اور اپنی روانگی کے مقام پر واپس آتا ہے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کی تاخیر کے ساتھ۔ ایسے سفر کے لیے پیچیدہ ہدایات پرندوں کے اعصابی خلیوں کے اندر ہی موجود ہوسکتی ہیں۔ یہ پرندے یقیناً (پہلے ہی سے) نظام العمل کے پابند کیے گئے ہیں۔ لہٰذا کیا ہمیں کم از کم اس نظام العمل دینے والے (Programmer) کی پہچان پر غور نہیں کرنا چاہیے؟

شہد کی مکھی اور اس کی ہنر مندی:(The Bee And Its Skill)

وَ اَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ○ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ○

''آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اونچی اونچی ٹٹیوں میں اپنے گھر (چھتے) بنا۔ اور ہر طرح کے میوے کھا اور اپنے رب کی آسان راہوں میں چلتی پھرتی رہ۔'' (القرآن سورہ 16 آیات 69-68)

وان فرسک (Von frisch) نے 1973ء میں شہد کی مکھیوں کے رویے اور خبر رسانی کے موضوع پر اپنی تحقیق پر نوبل پرائز حاصل کیا۔

شہد کی مکھی کوئی نیا باغ یا پھول دریافت کرنے کے بعد واپس جاتی ہے اور اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی مکھیوں کو اس کی ٹھیک ٹھیک سمت اور وہاں جانے کا نقشہ سمجھاتی ہے اس (عمل) کو ''مکھی ناچ'' (bee dance) کہا جاتا ہے۔ مکھی کی ان حرکات کے مطالب جن کا مقصد مزدور مکھیوں میں خبر کی ترسیل ہوتا ہے سائنسی طور پر تصویر کشی اور دوسرے طریقے استعمال کر کے دریافت کیے گئے ہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں قرآن بیان کرتا ہے کہ کس طرح شہد کی مکھی اپنی مہارت سے اپنے مالک کے دیئے کشادہ رستے ڈھونڈ لیتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات میں شہد کی مکھی کی جنس کے لیے استعمال کیا گیا صیغہ مونث کا صیغہ ہے (فَاسْلُكِي اور كُلِي) جو ظاہر کر رہا ہے کہ وہ مکھی جو غذا جمع کرنے کے لیے اپنا گھر چھوڑتی ہے مادہ مکھی ہوتی ہے۔ بالفاظ دیگر سپاہی یا مزدور مکھی مادہ مکھی ہوتی ہے۔

درحقیقت شیکسپئر کے ڈرامے ''ہنری دا فورتھ'' (Henry the Fourth) میں کچھ کردار شہد کی مکھیوں کے بارے میں بولتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ مکھیاں سپاہی ہیں اور ان کا ایک بادشاہ ہے۔ یہ ہے جو شیکسپئر کے وقتوں میں لوگ سوچتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مزدور مکھیاں نر مکھے ہوتے ہیں اور وہ گھر جاتے ہیں اور ایک بادشاہ مکھے کو جوابدہ ہوتے ہیں۔ تاہم یہ بات درست نہیں ہے۔ مزدور مکھیاں مادہ ہوتی ہیں اور وہ ایک بادشاہ مکھے کو نہیں بلکہ ایک ملکہ مکھی کو رپورٹ کرتی ہیں مگر یہ بات دریافت کرنے میں جدید تحقیقات نے پچھلے 300 سال لیے۔

مکڑی کا جال، ایک نازک گھر:

(Spider's Web, The Fragile Home)

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

''جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کارساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بودا گھر مکڑی کا گھر ہی ہے، کاش وہ جان لیتے۔'' (القرآن سورہ 29 آیت 41)

مکڑی کے جالے کے بودے، نازک اور کمزور ہونے کی مادی تفصیل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مکڑی کے گھریلو تعلقات کی ناپائیداری پر بھی زور دیتا ہے جہاں اکثر اوقات مادہ مکڑی اپنے ساتھی نر مکڑے کو مار ڈالتی ہے۔ تمثیل میں لوگوں کے ایسے تعلقات کی کمزوری کا بھی حوالہ ہے جو اس دنیا اور آخرت کے لیے اللہ کے سوا دوسروں کی پناہ چاہتے ہیں۔

چیونٹیوں کا طرز حیات اور باہمی رابطہ:

(Life Style And Ccmmunication Of Ants)

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

''سلیمان کے سامنے ان کے تمام لشکر جنات اور انسان اور پرند میں سے جمع کیے گئے (ہر ہر قسم) الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی۔ جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے۔'' (القرآن سورہ 27 آیات 18-17)

ماضی میں کچھ لوگوں نے شاید قرآن کا تمسخر اڑایا ہوگا اسے طلسماتی کہانیوں کی کتاب سمجھتے ہوئے جس میں چیونٹیاں ایک دوسرے سے باتیں کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو لطیف پیغامات پہنچاتی ہیں تاہم حالیہ ادوار میں تحقیق نے ہمیں چیونٹیوں کے طرز حیات سے متعلق کئی ایسے حقائق دکھائے ہیں جو اس سے قبل نوع انسانی کو معلوم نہیں تھے۔ تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ وہ جانور یا حشرات الارض جن کا طرز حیات نوع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی کے طرزِ حیات سے قریب ترین مشابہت رکھتا ہے چیونٹیاں ہیں۔ یہ بات چیونٹیوں سے متعلق حاصل شدہ درج ذیل معلومات سے واضح ہوتی ہے۔

1. چیونٹیاں انسانوں ہی کے انداز میں اپنے مردے دفناتی ہیں۔
2. ان کے پاس تقسیم کار کا ایک نفیس نظام ہے جس کے مطابق ان کے ہاں منیجر سپروائزر، فورمین اور ورکرز وغیرہ ہوتے ہیں۔
3. گاہے بگاہے وہ ایک دوسرے سے گپ شپ کے لیے آپس میں ملتی ہیں۔
4. ان کے ہاں آپس میں پیغام رسانی کے لیے ایک جدید طریقہ کار ہے۔
5. انہوں نے باقاعدہ ''بازار'' بنا رکھے ہیں جہاں وہ سامان کا تبادلہ کرتی ہیں۔
6. وہ غلے کو سردیوں میں طویل عرصے کے لیے ذخیرہ کرتی ہیں اور اگر غلے کے دانے پھوٹنا شروع ہو جائیں تو وہ ان کی جڑیں کاٹ دیتی ہیں جیسے وہ سمجھتی ہوں کہ اگر انہیں بڑھنے دیا گیا تو یہ خراب ہو جائیں گے۔ اگر ان کا ذخیرہ کردہ غلہ بارشوں سے گیلا ہو جائے تو وہ اسے خشک کرنے کے لیے باہر دھوپ میں نکالتی ہیں اور جب وہ خشک ہو جائے تو اسے واپس اندر لے جاتی ہیں جیسے وہ جانتی ہوں کہ نمی سے جڑوں کا نظام بننا شروع ہو جائے گا جو غلے کے خراب ہونے کا باعث بنے گا۔

10- طب (MEDICINE)

شہد: بنی نوع انسان کے لیے شفاء

(Honey: Healing for Humankind)

شہد کی مکھی مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں کا رس چوستی ہے اور اپنے جسم کے اندر شہد بناتی ہے جسے اپنے موم کے چھتے کے خانوں میں ذخیرہ کرتی ہے۔ صرف دو صدیاں قبل انسانوں کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ شہد مکھی کے پیٹ سے حاصل ہوتا ہے مگر یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت چودہ سو سال پہلے قرآن نے درج ذیل آیت میں بیان کر دی تھی۔

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۝

''ان کے پیٹ سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور جس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔'' (القرآن سورہ 16 آیت 69)

ہمیں ابھی اس بات سے آگاہی ہوئی ہے کہ شہد میں شفائی خصوصیات ہیں اور یہ ایک معتدل دافع عفونت (mild antiseptic) (یعنی جراثیم کش) بھی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران روسی اپنے زخموں پر شہد لگایا کرتے تھے جس سے زخم میں نمی رہتی اور وہ (ٹھیک ہونے کے بعد) بہت کم نشان زخم چھوڑتے۔ شہد کی کثافت کی وجہ سے فنگس اور بیکٹیریا زخم میں نہ پنپ سکتے۔ انگلستان کے شفاء خانوں کے اندر سینے کے (امراض) اور الزمیر (Alzheimer's) جیسی ناقابل علاج بیماریوں میں مبتلا 22 مریضوں میں بڑی ڈرامائی بہتری نظر آئی جن کا ایک نن (راہبہ) سسٹر کیرول (Sister Carole) نے پروپولس (Propulis) سے علاج کیا تھا جو ایک ایسا مادہ ہے جسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے بیکٹیریا سے بچانے کی خاطر لیپ کرنے کے لیے پیدا کرتی ہیں۔ [1]

کسی خاص درخت سے الرجی رکھنے والے شخص کو اسی درخت کا شہد دیا جا سکتا ہے تا کہ وہ شخص اس الرجی کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر سکے۔ شہد میں فرکٹوز (fructose) (چینی کی ایک قسم) اور وٹامن کے (Vitamin K) بھی کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔

شہد، اس کی اصل اور اس کی خصوصیات کے بارے میں جو علم قرآن میں موجود ہے وہ اس کے نزول کے صدیوں بعد جا کر دریافت ہوا۔

---

[1] اس بیان کا حوالہ ایک وڈیو ٹیپ ہے جس کا عنوان ہے ''یہ ہے سچائی'' (This is the Truth) اس وڈیو ٹیپ کی کاپی حاصل کرنے کے لیے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے رابطہ کیجیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- علم افعال الاعضاء (PHYSIOLOGY)

دوران خون اور دودھ:

(Blood Circulation and Milk)

قرآن مسلم سائنس دان ابن نفیس کے دوران خون (کا نظام) بیان کرنے سے 600 سال پہلے اور ولیم ہاروے (William Harwey) کے مغربی دنیا کو یہ علم پہنچانے سے 1000 سال پہلے نازل ہوا تھا۔ یہ معلوم ہونے سے تقریباً تیرہ صدیاں پہلے کہ آنتوں میں کون سا عمل اس بات کا باعث بنتا ہے کہ نظام انہضام میں ہونے والے انجذاب کے عمل سے اعضاء کی نشوونما ہوتی ہے قرآن کی ایک آیت نے دودھ کے اجزاء کا ذریعہ بتا دیا تھا جو ان معلومات کے مطابق ہے۔

مندرجہ بالا تصورات سے متعلق قرآنی آیت کو سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ آنتوں کے اندر کیمیائی عملیات وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ وہاں سے غذا میں سے اخذ کیے گئے اجزاء ایک پیچیدہ نظام کے ذریعے خون کے بہاؤ میں شامل ہوتے ہیں بعض اوقات ان کی کیمیائی نوعیت کی بناء پر بذریعہ جگر وہ خون میں شامل ہوتے ہیں۔ خون انہیں جسم کے تمام اعضاء تک پہنچاتا ہے جن میں دودھ پیدا کرنے والے غدود (Mammary gland) بھی شامل ہیں۔ سادہ الفاظ میں آنتوں کے مواد میں سے بعض اجزاء آنتوں ہی کی دیوار کی خون کی نالیوں میں داخل ہوتے ہیں اور خون کے بہاؤ کے ذریعے یہ اجزاء مختلف اعضاء کو پہنچائے جاتے ہیں۔

اگر ہم درج ذیل آیات قرآنی کو سمجھنا چاہتے ہیں تو افعال الاعضاء کا یہ تصور مکمل طور پر سمجھ لینا چاہیے۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ○

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے سہتا پچتا ہے۔" (القرآن سورہ 16 آیت 66)

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○

"اور تمہارے لیے چوپایوں میں بھی بڑی بھاری عبرت ہے۔ ان کے پیٹوں میں سے ہم تمہیں دودھ پلاتے ہیں اور بھی بہت سے نفع تمہارے لیے ان میں ہیں ان میں سے بعض بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔"

(القرآن سورہ 23 آیت 21)

13- علم الجنین (EMBRYOLOGY)

مسلمان جوبات ڈھونڈتے ہیں: (Muslims Seek Answers)

ایک ممتاز یمنی دانشور عبد الماجد از ندانی کی رہنمائی میں مسلم دانشوروں کے ایک گروپ نے قرآن اور متفق علیہ احادیث میں موجود علم الجنین اور دوسری سائنسوں سے متعلق دی گئی معلومات کو جمع کیا اور ان کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے قرآنی ہدایت پر عمل کیا:

فَسْئَلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

"پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔"

(القرآن سورہ 16 آیت 43 اور سورہ 21 آیت 7)

قرآن اور متفق علیہ احادیث میں سے علم الجنین سے متعلق اس طرح جمع شدہ ساری معلومات کو انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کے بعد پروفیسر (ڈاکٹر) کیتھ مور (Keith Moore) کے سامنے پیش کیا گیا جو کہ علم الجنین کے پروفیسر اور یونیورسٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آف ٹورنٹو کنیڈا میں اناٹومی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین تھے آج وہ علم الجنین کے موضوع پر مستند ترین علماء میں سے ایک ہیں۔

ان سے کہا گیا کہ جو مواد ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس کے بارے میں وہ اپنی رائے دیں۔ کافی احتیاط سے جائزہ لینے کے بعد ڈاکٹر مور نے کہا کہ قرآن اور متفق علیہ احادیث میں بیان شدہ علم الجنین سے متعلق زیادہ تر معلومات اس میدان کے جدید انکشافات سے مکمل موافقت رکھتی ہیں اور ان سے کسی طور پر بھی اختلاف نہیں رکھتیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تاہم چند آیات ایسی ہیں جن کی سائنسی صحت کے بارے میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ وہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ بیانات صحیح ہیں یا غلط، اس لیے کہ وہ ان (آیات) میں بیان کردہ معلومات سے خود بھی آگاہ نہیں ہیں۔ علم الجنین پر موجود جدید دستاویزات اور تحقیقات میں بھی اس علم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ایسی ہی ایک آیت یہ ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

''پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔'' (القرآن سورہ 96 آیات 1-2)

عربی لفظ عَلَقٌ جمے ہوئے خون کے لوتھڑے کے علاوہ یہ معنی بھی رکھتا ہے۔ کوئی ایسی چیز جو چپک جاتی ہے۔ جونک کی طرح کا مادہ۔

ڈاکٹر مور کو علم نہیں تھا کہ آیا ابتدائی مراحل میں ایک جنین ایک جونک کی مانند دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ اس کا مشاہدہ کرنے کے لیے انہوں نے ایک نہایت طاقت ور خوردبین کے نیچے جنین کی ابتدائی حالت کا مطالعہ کیا۔ اور جو کچھ انہوں نے دیکھا اس کا تقابل جونک کی تصویر سے کیا وہ ان دونوں کی حیرت انگیز مشابہت پر ششدر رہ گئے۔ اس طرح انہوں نے قرآن کے ذریعے علم الجنین پر مزید ایسی معلومات حاصل کیں جو ابھی تک انہیں حاصل نہیں تھیں۔ ڈاکٹر کیتھ مور نے قرآن اور حدیث میں بیان شدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنینی مواد سے متعلق تقریباً اسّی سوالات کے جواب دیئے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ قرآن و حدیث میں بیان شدہ معلومات علم الجنین کے جدید ترین انکشافات سے مکمل طور پر متفق ہیں پروفیسر مور نے کہا ''اگر تیس سال قبل یہ سوالات مجھ سے پوچھے گئے ہوتے تو سائنسی معلومات کی کمی کی وجہ سے میں ان میں سے آدھے سوالات کا جواب دینے کے قابل نہ ہوتا۔''

1981ء میں دمام سعودی عربیہ میں منعقدہ ساتویں میڈیکل کانفرنس کے دوران ڈاکٹر مُور نے کہا ''انسانی ارتقاء سے متعلق قرآنی بیانات سمجھنے میں مدد کرنا میرے لیے نہایت مسرت کا باعث رہا ہے یہ بات مجھ پر واضح ہے کہ یہ بیانات محمد ﷺ کے پاس ضرور خدایا اللہ کی طرف سے آئے ہوں گے کیونکہ یہ علم کئی صدیاں بعد تک دریافت نہیں ہوا تھا۔ یہ بات مجھے اس کا ثبوت دیتی ہے کہ محمد ﷺ ضرور خدایا اللہ کے پیغمبر رہے ہوں گے۔''❶

ڈاکٹر کیتھ مور نے پہلے ایک کتاب لکھی تھی ''دی ڈیویلپنگ ہیومن'' یعنی نشوونما پاتا انسان (The developing Human) قرآن سے نیا علم حاصل کرنے کے بعد 1982ء میں اسی کتاب کا تیسرا اڈیشن لکھا ''دی ڈیویلپنگ ہیومن'' اس کتاب نے کسی ایک مصنف کی طرف سے لکھی جانے والی بہترین طبی کتاب کا ایوارڈ حاصل کیا۔ اس کتاب کا دنیا کی بہت سی بڑی زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے اور اسے طبی تعلیم کے پہلے سال میں علم الجنین کی ٹیکسٹ بک کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

بیلر کالج آف میڈیسن (Baylor College Medicine) ہوسٹن امریکہ کے ڈیپارٹمنٹ آف گائنی اینڈ آبسٹیٹرکس (Gynae & Obstetrics) (یعنی امراض نسواں اور زچہ و بچہ) کے چیئرمین ڈاکٹر جولے سمپسن (Dr Joe Leigh Simpson) اعلان کرتے ہیں۔ ''یہ احادیث، فرمودات محمد (ﷺ)، اس سائنسی علم

❶ اس بیان کا حوالہ ایک وڈیو ٹیپ ہے جس کا عنوان ہے ''یہ ہے سچائی'' (This is the Truth) اس وڈیو ٹیپ کی کاپی حاصل کرنے کے لیے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے رابطہ کیجئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنیاد پر ہرگز حاصل نہیں کی جا سکتی ہیں جو مصنف کے زمانے میں موجود تھا (یعنی ساتویں صدی عیسوی)۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ جینیٹکس (جینیات) اور مذہب (یعنی اسلام) میں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ درحقیقت مذہب (یعنی اسلام) روائتی سائنسی انداز فکر میں الہام کا اضافہ کر کے سائنس کی راہنمائی کر سکتا ہے...... قرآن میں ایسے بیانات موجود ہیں جو صدیوں بعد صحیح ثابت ہوئے ہیں یہ بات اس خیال کو تقویت دیتی ہے کہ قرآن میں موجود علم خدا ہی سے حاصل شدہ ہے۔"

ریڑھ کی ہڈی اور پسلیوں کے درمیان سے اچھل کر نکلتا قطرہ:

Drop Emitted From Between The Back Bone And The Rrib

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ○ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ○

"انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔" (القران سورہ 86 آیات 7-5)

جنینیاتی مراحل میں نر اور مادہ کے تولیدی اعضاء یعنی فوطے (Testicles) اور اووری (Ovary) اپنے بننے کا آغاز ریڑھ کی ہڈی اور گیارہویں اور بارہویں پسلیوں کے درمیان گردے کے قریب سے کرتے ہیں۔ بعد میں یہ نیچے اترتے ہیں۔ مادہ غدود یعنی اووری پیڑو میں آ کر ٹھہر جاتی ہے جبکہ نر غدود یعنی خصیے پیدائش سے پہلے انگوائنل کینال (Inguinal Canal) کے رستے اپنی تھیلی سکروٹم (Scrotum) تک پہنچنے کے لیے اپنا نزول جاری رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ جوانی میں تولیدی اعضاء کے نیچے اتر آنے کے بعد بھی یہ اعضاء اپنی اعصابی رسد (Nerve supply) اور خونی رسد (Blood supply) ابڈامینل ایورٹا (Abdominal Aorta) (پیٹ میں خون کی بڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نالی) سے حاصل کرتے ہیں جو کہ بیک بون (ریڑھ کی ہڈی) اور پسلیوں کے درمیانی علاقے میں ہوتی ہے۔لمف (Lymphatic drainage) (ایک خاص مادے) کی نکاسی اور وریدی خون کی واپسی بھی اسی علاقے کی طرف ہوتی ہے۔

نُطفَہ۔ رقیق سیال کی حقیر مقدار:

(Nutfah-Minute Quantity Of Liquid)

قرآن عظیم الشان نے کم از کم گیارہ مرتبہ ذکر کیا ہے کہ انسان کو ''نطفہ'' سے بنایا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں رقیق سیال مادے کی حقیر مقدار یا سیال کا وہ قطرہ جو کپ خالی کرنے کے بعد رہ جاتا ہے۔ اس کا ذکر قرآن کی بہت سی آیات میں ہوا ہے بشمول سورہ 22 آیت 5 اور سورہ 23 آیت 13۔ [1]

جدید سائنس نے حالیہ ادوار میں اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ اوسطاً 30 لاکھ مردانہ تولیدی خلیوں (Sperms) میں سے صرف ایک خلیہ مادہ بیضہ (Ovum) کی بارآوری کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ 30 لاکھ میں سے کا صرف ایک یا ایک دفعہ خارج شدہ مردانہ خلیوں کی مقدار کا صرف 0.00003 فیصد ہی بارآوری کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

سللہ۔ رقیق سیال مادے کا جوہر:

(Sulalah. QuintessenCe Of Liquid)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○

''پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی۔''

(القرآن سورہ 32 آیت 8)

---

[1] یہی بات قرآن کے ان مقامات پر بھی بیان ہوئی ہے۔
سورہ 16 آیت 4، سورہ 18 آیت 37، سورہ 35 آیت 11، سورہ 36 آیت 77، سورہ 40 آیت 67، سورہ 53 آیت 46، سورہ 75 آیت 37، سورہ 76 آیت 2 اور سورہ 80 آیت 19۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی لفظ سُلٰلَۃ کا مطلب ہے نچوڑ یا کسی کل کا سب سے بہترین حصہ۔ ہمیں ابھی اس علم تک رسائی ہوئی ہے کہ انسان کے پیدا کردہ کئی ملین مردانہ خلیوں میں سے صرف ایک خلیہ ہی بارآوری کے لیے کافی ہوتا ہے جو مادہ بیضہ میں داخل ہوتا ہے۔ کئی ملین میں سے اس ایک خلیے کو قرآن میں سلله کہا گیا ہے۔ یہ بات بھی ہمارے علم میں ابھی آئی ہے کہ مادہ کے پیدا کردہ لاکھوں بیضوں میں سے صرف ایک بیضہ ہی بارآور ہوتا ہے اس لاکھوں میں سے ایک بیضے کو بھی قرآن میں سلله کہا گیا ہے۔ اس لفظ کا مطلب یہ بھی ہے ''کسی سیال مادے میں سے لطیف اخراج'' سیال مادے سے مراد مرد اور عورت دونوں تولیدی مادے ہیں جن میں تولیدی جرثومے ''گے میٹس'' (Gametes) شامل ہوتے ہیں۔ بیضہ اور سپرم دونوں بارآوری کے عمل کے دوران اپنے اپنے ماحول میں سے لطف انداز میں نکالے جاتے ہیں۔

نُطفَۃٌ اَمشَاجٍ۔ مخلوط سیال مادے:

(Nutfatun Amshaaj. Mingled Liquids)

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۝

''بیشک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا۔''

(القرآن سورہ 76 آیت 2)

عربی لفظ نُطْفَۃٌ امشاج کا مطلب ہے ''مخلوط سیال مادے''۔ قرآن کے کچھ مفسرین کے مطابق مخلوط سیال مادوں سے نر اور مادہ کے نمائندہ رقیق مادے مراد ہیں۔ نر اور مادہ تولیدی خلیوں کے اختلاط کے بعد ابتدائی متحد خلیہ ''زائیگوٹ'' (Zygote) نطفہ ہی رہتا ہے۔ مخلوط سیال مادوں سے ''سپر میٹک فلوئیڈ'' (Spermatic fluid) (مردانہ مادۂ منویہ) بھی مراد ہو سکتا ہے جو مختلف غددوں سے آنے والی کئی رطوبات سے مل کر بنتا ہے۔ لہٰذا نطفة امشاج یعنی مخلوط مادوں کی قلیل مقدار سے مراد نر اور مادہ ''گیمیٹس'' (Gametes) (تولیدی رطوبات یا خلیے) اور اردگرد کے سیال مادوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حصہ ہو سکتا ہے۔

جنسی تعین: (Sex Determination)

بچے کی جنس سپرم (مردانہ خلیے) کی ماہیت سے متعین ہوتی ہے نہ کہ بیضہ کی نوعیت سے۔ بچے کی جنس مادہ ہے یا نر اس پر منحصر ہے کہ آیا کروموسومز (Chromosomes) کا تیئسواں جوڑا حسب ترتیب xx ہے یا xy۔ بنیادی طور پر جنس کا تعین بار آوری پر واقع ہوتا ہے۔ اور بیضہ کو بار آور کرنے والے سپرم میں موجود جنسی کروموسوم کی قسم پر منحصر ہوتا ہے اگر بیضہ کو بار آور کرنے والا سپرم x کروموسوم کا حامل ہے تو بچہ مادہ ہوگا اور اگر یہ y کروموسوم کا حامل سپرم ہے تو بچہ نر ہوگا۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝

''اور یہ کہ اسی نے جوڑا یعنی نر و مادہ پیدا کیا ہے، نطفہ سے جبکہ وہ ٹپکایا جاتا ہے۔'' (القرآن سورہ 53 آیات 45-46)

عربی لفظ نطفہ کا مطلب ہے سیال مادے کی معمولی سی مقدار اور تُمْنٰی کا مطلب ہے خارج کیا گیا یا لگایا گیا (نصب کیا گیا) چنانچہ نطفہ سے خصوصی طور پر سپرم مراد ہوگا چونکہ وہ خارج کیا جاتا ہے۔

قرآن فرماتا ہے:

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝

''کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنا دیا پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔'' (القرآن سورہ 75 آیات 37-39)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں پھر بیان ہوا ہے کہ سپرم کی معمولی مقدار (قطرہ) (جسے لفظ نطفةً مِن مَنِيّ سے ظاہر کیا گیا ہے) جو کہ مرد کی طرف سے آتا ہے وہ بچے کی جنس کا ذمے دار ہے۔

بھارتی برصغیر میں ساسیں عام طور پر ترجیح دیتی ہیں کہ ان کے پوتے ہوں اور اگر (پیدا ہونے والا) بچہ لڑکا نہ ہو تو اکثر اپنی بہوؤں کو مورد الزام ٹھہراتی ہیں۔ کاش وہ صرف اتنا جان لیتیں کہ (جنس کا) تعین کرنے والی چیز مردانہ سپرم کی ماہیت ہے نہ کہ زنانہ بیضہ کی۔ اگر انہیں کسی کو مورد الزام ٹھہرانا ہی ہے تو اپنے بیٹوں کو الزام دینا چاہیے نہ کہ اپنی بہوؤں کو۔ قرآن اور سائنس دونوں کا کہنا ہے کہ یہ مردانہ مادہ ہے جو بچے کی جنس کا ذمے دار ہے۔

تاریکی کے تین پردوں میں محفوظ جنین:

Foetus Protected By Three Veils Of Darkness

يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ

''وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک بناوٹ کے بعد دوسری بناوٹ پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں۔'' (القرآن سورہ 39 آیت 6)

پروفیسر کیتھ مور (Keith Moore) کے مطابق قرآن میں مذکوران تاریکی کے تین پردوں سے مراد ہیں:

1۔ ماں کے پیٹ کے سامنے والی دیوار

2۔ رحم کی دیوار

3۔ ایمنیو کوریانک میمبرین (Amnio- chorionic membrane) (ایک خاص جھلی جس میں جنین لپٹا ہوتا ہے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنینی مراحل: (Embryological Stages)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ○

''اور یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ میں کا نطفہ بنایا۔ پھر ہم نے نطفہ کو جونکیلا بنایا پھر ہم نے اس جونکیلے کو ایک لوتھڑا بنایا۔ پھر ہم نے لوتھڑے کو ہڈیاں بنا دیا۔ پھر ہڈیوں کو ہم نے گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے ایک بناوٹ دی۔ برکتوں والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔'' (القرآن سورہ 23 آیات 14-12)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان سیال مادے کی حقیر مقدار سے تخلیق کیا گیا جسے امن کی جگہ پر رکھا جاتا ہے مضبوطی سے جمایا ہوا (خوب مستحکم یا ٹھہرایا گیا) جس کے لیے عربی لفظ قَرَار مَكِين استعمال ہوا ہے۔

رحم مادر پچھلی جانب سے ریڑھ کے مہروں کے ستون سے اچھی طرح محفوظ کیا گیا ہوتا ہے جسے کمر کے پٹھے مضبوطی سے سہارا دیتے ہیں۔ جنین ایمنیاٹک فلویڈ سے بھرے ایمنیاٹک سیک سے مزید محفوظ بنایا گیا ہوتا ہے۔ چنانچہ جنین کی ایک بہترین محفوظ رہنے کی جگہ ہوتی ہے۔

سیال کی اس قلیل مقدار کو عَلَقَه میں تبدیل کیا جاتا ہے یعنی ایسی چیز جو چپک جاتی ہے۔ اس سے جونک جیسی چیز بھی مراد ہے۔ یہ دونوں تعریفیں سائنسی طور پر قابل قبول ہیں کیونکہ بالکل ابتدائی مراحل میں جنین (رحم مادر کی) دیوار سے چپک جاتا ہے اور شکل کے لحاظ سے جونک سے بھی مشابہ ہوتا ہے۔ یہ جونک ہی کی طرح رویہ رکھتا ہے (خون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوسنے والا) اور اپنی خونی رسد ناف کے ذریعے ماں سے حاصل کرتا ہے۔

عَلَقَه کا تیسرا مطلب ہے جما ہوا خون۔ اس علقه کے مرحلے کے دوران جو کہ حمل کے تیسرے اور چوتھے ہفتے پر محیط ہوتا ہے، خون بند نالیوں میں جم جاتا ہے۔ چنانچہ جنین جونک کی شکل اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ایک جمے ہوئے خون کی وضع بھی اختیار کر لیتا ہے آسانی سے دستیاب ہونے والے اس قرآنی علم کا سائنسی دریافتوں کے لیے انسانی محنت کے ساتھ موازنہ کر لیجیے۔

1977ء میں ہیم اور لیون ہک (Hamm & Leeuwenhoek) وہ پہلے سائنس دان تھے جنھوں نے ایک خوردبین کے ذریعے انسانی تولیدی خلیوں کا مشاہدہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ سپرم کے اندر انسان کا ایک مختصر نمونہ ہوتا ہے جو ایک نوزائیدہ بچے کی شکل پانے کے لیے رحم کے اندر نشوونما پاتا ہے۔ یہ پرفوریشن تھیوری (Perforation theory) کے نام سے جانی جاتی تھی۔ جب سائنس دانوں نے دریافت کیا کہ بیضہ سپرم سے بڑا ہوتا ہے تو ڈی گراف (De Graf) اور دوسرے سائنس دانوں نے سوچا کہ جنین ایک چھوٹے نمونے کی شکل میں بیضہ کے اندر موجود ہوتا ہے۔ بعد ازاں اٹھارویں صدی میں ماپرچوئس (Maupertuis) نے مادر پدر دو طرفہ وراثت کے نظریے (Theory of biparental inheritance) کی تشہیر کی۔

علقه مضغه میں تبدیل ہوتا ہے جس کا مطلب ہے ایسی چیز جو چبائی گئی ہو (جس پر دانتوں کے نشان ہوں) اور ایسی چیز بھی جو نرم چپکنے والی اور چھوٹی ہو اور گم کی طرح منہ میں رکھی جا سکے۔

یہ دونوں وضاحتیں سائنسی طور پر درست ہیں۔ پروفیسر کیتھ مور نے پلاسٹر سیل (Plaster seal) کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جنین کے ابتدائی مرحلے کی جسامت اور شکل دی اور اسے مضغه بنانے کے لیے دانتوں کے درمیان چبایا۔ انہوں نے اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقابل جنین کے ابتدائی مرحلے کی تصاویر سے کیا۔ دانتوں کے نشان ''سومائٹس'' (Somites) سے مشابہ تھے جو کہ ریڑھ کی ہڈی کی ابتدائی بناوٹ ہے۔ یہ مضغہ ہڈیوں (عظام) میں تبدیل ہوتا ہے۔ ہڈیاں سالم گوشت یا پٹھوں (لحم) سے لپٹی ہوتی ہیں۔ پھر اللہ اس کو ایک دوسری تخلیق میں ڈھال دیتا ہے۔

پروفیسر مارشل جانسن (Marshall Johnson) جو کہ امریکہ کے سرکردہ سائنس دانوں میں سے ایک ہیں اور اناٹومی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ اور تھامس جیفرسن (Thomas Jefferson) یونیورسٹی فلاڈلفیا امریکہ کے ڈینیل انسٹی ٹیوٹ (Daniel Institute) کے ڈائرکٹر ہیں ان سے علم الجنین سے متعلق قرآنی آیات پر تبصرہ کرنے کے لیے کہا گیا۔ ابتداءً انہوں نے کہا کہ جنین کے مراحل سے تعلق رکھنے والی قرآنی آیات محض اتفاق نہیں ہوسکتیں۔ ممکن ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی طاقت ور خوردبین ہو۔ یہ یاد دلانے پر کہ قرآن چودہ سو سال پہلے نازل ہوا اور خوردبینیں پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے کئی صدیاں بعد ایجاد کی گئیں پروفیسر جانسن نے قہقہہ لگایا اور اعتراف کیا کہ پہلی ایجاد شدہ خوردبین دس گنا زیادہ نہیں بڑھا سکتی تھی اور ایک واضح تصویر نہیں دکھا سکتی تھی۔ بعد میں انہوں نے کہا ''مجھے اس خیال سے کچھ بھی اختلاف نظر نہیں آتا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھا تو خدائی مداخلت (Divine intervention) شامل حال تھی۔'' ❶

ڈاکٹر کیتھ مور کے مطابق جینیاتی نشوونما کے مراحل کی جدید درجہ بندی جسے پوری دنیا میں اختیار کرلیا گیا ہے، آسانی سے سمجھ میں آنے والی نہیں ہے کیونکہ وہ مراحل کی عددی بنیاد پر پہچان کرتی ہے یعنی مرحلہ اول، مرحلہ دوم وغیرہ۔ جبکہ دوسری جانب قرآن میں منکشف کی گئی اقسام کی بنیاد ان واضح اور آسانی سے پہچانی جانے والی

❶ اس بیان کا حوالہ ایک وڈیو ٹیپ ہے جس کا عنوان ہے ''یہ ہے سچائی'' (This is the Truth) اس وڈیو ٹیپ کی کاپی حاصل کرنے کے لیے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن سے رابطہ کیجئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالتوں اور شکلوں پر ہے جن سے جنین گزرتا ہے۔ ان کی بنیاد قبل از پیدائش نشوونما کے مختلف مراحل سے ہے اور ایسی اعلیٰ سائنسی توضیحات مہیا کرتی ہیں جو سمجھ میں آنے والی اور عملی ہیں۔

انسانی نشوونما کے جینیاتی مراحل درج ذیل آیات میں بھی بیان کیے گئے ہیں۔

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝

''کیا وہ ایک گاڑھے پانی کا قطرہ نہ تھا جو ٹپکایا گیا تھا؟ پھر وہ لہو کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ نے اسے پیدا کیا اور درست بنایا، پھر اس سے جوڑے یعنی نر و مادہ بنائے۔'' (القرآن سورہ 75 آیات 39-37)

الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝

''جس (رب) نے تجھے پیدا کیا، پھر ٹھیک ٹھاک کیا، پھر (درست اور) برابر بنایا۔ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔'' (القرآن سورہ 82 آیات 8-7)

جنین، جزوی متشکل اور جزوی غیر متشکل:

Embryo Partly Formed And Partly Unformed

مضغہ کے مرحلے پر اگر جنین کو کاٹا جائے اور اندرونی اعضاء کی جراحی کی جائے تو یہ دکھائی دے گا کہ ان میں سے زیادہ تر متشکل ہو چکے ہیں جبکہ باقی ابھی مکمل طور پر متشکل نہیں ہوئے۔

پروفیسر جانسن کے مطابق اگر ہم جنین کو (مضغہ کے مرحلے پر) مکمل تخلیق کہیں تو ہم صرف اس حصے کو بیان کر رہے ہوتے ہیں جو کہ پہلے ہی تخلیق ہو چکا ہے۔ اگر ہم اسے نامکمل تخلیق کہیں تو ہم صرف اس حصے کی بات کر رہے ہوتے ہیں جو ابھی تخلیق نہیں ہوا۔ پس کیا یہ ایک مکمل تخلیق ہے یا نامکمل تخلیق؟ جنینی نشوونما کے اس مرحلے کی قرآنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح سے بہتر کوئی اور وضاحت نہیں ہوسکتی ''جزوی متشکل اور جزوی غیر متشکل) جیسا کہ درج ذیل آیت میں:

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ ○

''پس بے شک ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر جونکیلا سے پھر اس لوتھڑے سے جو کچھ تو پکی تخلیق ہے اور کچھ کچی تا کہ ہم تم پر (بعث بعد الموت کو) واضح کردیں۔'' (القرآن سورہ 22 آیت 5)

سائنسی طور پر ہم جانتے ہیں کہ ارتقاء کے اس ابتدائی مرحلے پر کچھ خلیے ایسے ہیں جو ممیز ہو چکے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو ممیز نہیں ہوئے۔ کچھ اعضاء بن چکے ہیں اور کچھ دوسرے ابھی نہیں بنے۔

حس سماعت اور حس بصارت:Sense Of Hearing Aan Sight

نشوونما پاتے انسانی جنین میں سب سے پہلے جو حس پیدا ہوتی ہے وہ سماعت ہے۔ جنین چوبیسویں ہفتے کے بعد آوازیں سن سکتا ہے۔ اس کے بعد بصارت کی حس پیدا ہوتی ہے اور اٹھائیسویں ہفتے تک پردۂ بصارت (Retina) روشنی کو محسوس کرنے لگتا ہے۔

چنانچہ قرآن اس کی وضاحت کرتا ہے:

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ ○

''اسی نے تمہارے کان آنکھیں اور دل بنائے۔'' (القرآن 32 آیت 9)

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ڰ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ○

''بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے امتحان کے لیے پیدا کیا اور اس کو سنتا دیکھتا بنایا۔'' (القرآن 76 آیت 2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○

''وہ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل پیدا کیے، مگر تم بہت (ہی) کم شکر کرتے ہو۔'' (القرآن 23 آیت 78)

ان تمام آیات میں سماعت کی حس کا ذکر بصارت کی حس کے ذکر سے پہلے ہوا ہے۔ چنانچہ قرآنی بیان جدید علم الجنین کے انکشافات سے مکمل طور پر مماثل ہے۔

13- جنرل سائنس (GENERAL SCIENCE)

فنگر پرنٹس: (Finger Prints)

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ○ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ○

''کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔ ہاں ضرور کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کردیں۔''

(القرآن 75 آیات 3-4)

غیر مسلم حیات بعد الموت کے متعلق اعتراض کرتے ہیں جو مردہ لوگوں کی ہڈیاں زمین میں چورہ چورہ ہو جانے کے بعد واقع ہوگی اور اس بات پر کہ یوم حساب ہر شخص کس طرح پہچانا جائے گا۔ قادر مطلق اللہ جواب دیتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ وہ ہماری ہڈیاں (مرنے کے بعد) جوڑ سکتے ہیں بلکہ ہماری انگلیوں کے پوروں تک کو بھی کامل طور پر دوبارہ بنا سکتے ہیں۔ فرد کی پہچان کے تعین کے بارے میں بات کرتے ہوئے قرآن خاص طور پر انگلیوں کے پوروں کا ذکر کس لیے کرتا ہے؟ 1880ء میں سرفرانس گولٹ (Sir Francis Golt) کی تحقیق کے بعد فنگر پرنٹنگ (لوگوں کی) پہچان کا سائنسی طریقہ بن گیا۔ دنیا میں کوئی بھی دو اشخاص کبھی بھی مکمل طور پر ایک جیسے فنگر پرنٹس کے نمونوں کے حامل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ ہم شکل جڑواں بھائی بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر میں پولیس والے مجرموں کی پہچان کے لیے فنگر پرنٹس استعمال کرتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے ہر انسان کے فنگر پرنٹس کی انفرادیت کا علم کیسے ہوسکتا تھا؟ یقیناً یہ خود خالق کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔

جلد میں درد کو محسوس کرنے والے خلیے

Pain Receptors In The Skin

یہ خیال کیا جاتا تھا کہ چھونے کی حس Sense of Feeling اور درد کی حس کا انحصار صرف دماغ پر ہے لیکن نئی دریافتوں نے ثابت کیا ہے کہ درد کو محسوس کرنے والے خلیے جلد کے اندر موجود ہوتے ہیں جن کے بغیر کوئی شخص درد محسوس کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔

جب کوئی ڈاکٹر جلنے والے زخموں کے مریض کا معائنہ کرتا ہے تو سوئی چبھونے کے ذریعے ''ڈگری آف برن'' (Degree of burn) کا تعین کرتا ہے اگر مریض (سوئی چبھونے کا) درد محسوس کرے تو ڈاکٹر خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ اس بات کا مظہر ہے کہ جلنے کے زخم سطحی ہیں اور درد کو محسوس کرنے والے خلیے برقرار ہیں۔ جبکہ دوسری جانب اگر مریض کوئی درد محسوس نہیں کرتا تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلنے کا زخم گہرا ہے اور درد کے احساس والے خلیے تباہ ہوچکے ہیں۔

قرآن درج ذیل آیت میں درد کے احساس والے خلیوں کی موجودگی کی واضح دلیل دیتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ○

''جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا' انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے۔ جب بھی ان کی کھالیں پک جائیں ہم انہیں بدل کر ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے اور کھالیں دے دیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔''

(القرآن 4 آیت 56)

شیانگ مائے (Chiang Mai) یونیورسٹی تھائی لینڈ کے اناٹومی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین پروفیسر میگاٹیٹ ٹیجاسن (Tagatat Tejasen) نے درد محسوس کرنے والے خلیوں پر تحقیق میں بہت زیادہ وقت صرف کیا ہے۔ ابتداءً انہیں یقین نہیں آتا تھا کہ قرآن نے یہ سائنسی حقیقت چودہ سو سال پہلے بیان کی ہے بعد میں انہوں نے اس خاص قرآنی آیت کے ترجمے کی تصدیق کی۔ پروفیسر ٹیجاسن قرآنی آیت کی سائنسی صحت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ریاض میں قرآن و سنت کے سائنسی آثار کے موضوع پر منعقدہ آٹھویں سعودی میڈیکل کانفرنس کے موقعہ پر انہوں نے مجمع کے اندر بڑے فخر سے اعلان کیا

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ))

''کوئی خدا (الٰہ) نہیں ہے سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے پیغمبر ہیں۔''

14 ماحصل Conclusion

قرآن کے اندر موجود سائنسی حقائق کو محض اتفاقی مطابقت قرار دینا عقل عام (کامن سینس) Commen sense اور خالص سائنسی طرز فکر کے خلاف ہوگا۔

دراصل قرآنی آیات کی سائنسی صحت قرآن کے کھلے دعوے کی تصدیق کرتی ہے:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○

''عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ یہ (قرآن) حق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف و آگاہ ہونا کافی نہیں۔"

(القرآن 41 آیت 53)

قرآن اس آیت میں تمام انسانوں کو اس کائنات کی تخلیق پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○

"آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔" (القرآن 3 آیت 190)

قرآن کے سائنسی شواہد واضح طور پر اس کی الہامی بنیاد کی تصدیق کرتے ہیں۔ چودہ سو سال پہلے کوئی بھی شخص ایسی کتاب پیش نہیں کر سکتا تھا جو اس قدر عمیق سائنسی حقائق کی حامل ہو۔

بہر حال قرآن کوئی سائنس کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ "نشانیوں" ("Signs") کی کتاب ہے۔ یہ نشانیاں انسان کو زمین پر اپنی موجودگی کا مقصد سمجھنے کے لیے دعوت فکر دیتی ہیں اور فطرت سے ہم آہنگ زندگی گزارنے کے لیے (بھی)۔ قرآن واقعی کائنات کے خالق اور رزاق اللہ کی طرف سے ایک پیغام ہے۔ یہ اپنے اندر خدائی وحدانیت کا وہی پیغام رکھتا ہے جس کی تبلیغ آدم، موسیٰ، عیسیٰ سے لے کر محمد تک سبھی انبیاء علیہم السلام نے کی۔

قرآن اور جدید سائنس کے موضوع پر بہت سی ضخیم کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور اس میدان میں مزید تحقیق جاری ہے۔ ان شاء اللہ یہ تحقیق انسانیت کو قادر مطلق کے کلام سے قریب تر آنے میں مدد دے گی۔ یہ کتابچہ قرآن میں موجود سائنسی حقائق میں سے صرف چند کا حامل ہے۔ میں موضوع کے ساتھ پورا انصاف کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

پروفیسر ٹیجاسن نے قرآن میں مذکور صرف ایک سائنسی "نشانی" کی طاقت پر اسلام قبول کر لیا۔ قرآن کی خدائی نسبت کا قائل ہونے کے لیے کچھ لوگوں کو دس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانیوں کی ضرورت ہو سکتی ہے جبکہ کچھ دوسروں کو سو نشانیوں کی۔ کچھ لوگ ایک ہزار نشانیاں دکھائے جانے پر بھی حق کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ قرآن اس آیت میں اس طرح کی بند ذہنیت کی مذمت کرتا ہے:

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡيٌ فَهُمۡ لَا يَرۡجِعُونَ ○

''بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں پس وہ (اپنے کفر سے) رجوع نہیں کریں گے۔'' (القرآن 2 آیت 18)

قرآن فرد اور معاشرے کے لیے مکمل ضابطۂ حیات کا حامل ہے۔ الحمد للہ (تعریف اللہ کے لیے ہے) قرآنی طرز حیات ان نظام ہائے زندگی (Isms) سے کہیں اعلیٰ ہے جو دور حاضر کے انسانوں نے سراسر اپنی جہالت سے ایجاد کر لیے ہیں۔ خود خالق کے علاوہ آخر کون بہتر راہنمائی مہیا کر سکتا ہے؟

میری دعا ہے کہ یہ عاجزانہ کوشش اس اللہ کے ہاں مقبول ہو جس سے میں رحمت اور ہدایت کا خواستگار ہوں۔ (آمین)

❀❀❀❀

لاہور
394

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مصنف: ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک

☆ 18 اکتوبر 1965ء، کو ممبئی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔

☆ بنیادی طور پر (MBBS) میڈیکل ڈاکٹر ہیں لیکن ان کی اصل شہرت ایک متحرک داعی اسلام کے طور پر ہے۔

☆ مذاہب کے تقابلی مطالعہ کے ساتھ اسلام کی حقانیت ثابت کرنا ان کا مشن ہے۔

☆ غیر مسلم معترضین کے جواب میں انہی کی مذہبی کتابوں سے فی البدیہہ حوالہ جات پیش کرنے کی حیرت انگیز خداداد صلاحیت رکھتے ہیں۔

☆ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن (IRF) اور اسلامک ڈائمنشنز، ممبئی کے صدر اور IRF ایجوکیشن ٹرسٹ کے چیئرمین ہیں۔

مترجم: ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی

☆ 18 اکتوبر 1963ء، کو اٹک (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔

☆ بنیادی طور پر (MBBS) میڈیکل ڈاکٹر ہیں لیکن بعد میں ہومیوپیتھی اور طبِ اسلامی کی تعلیم بھی حاصل کی۔

☆ پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے اسلامیات، اردو، تاریخ اور سیاسیات کے مضامین میں ایم۔اے کیا۔

☆ شعر و ادب سے خصوصی شغف رکھتے ہیں۔

☆ روزنامہ اسلام میں "اٹکھیلیاں" کے عنوان سے فکاہی کالم لکھتے ہیں۔

☆ جنرل فزیشن کے طور پر واہ کینٹ (پاکستان) میں پریکٹس کر رہے ہیں۔

الصُّفّہ دار النشر

قرآن وسنت کی پاکیزہ فکر پر مبنی تحقیق و ترجمہ

اور امتِ مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی کو فروغ دینے والے مقالہ جات و کُتب کی اشاعت،

امتِ مسلمہ کے مسائل پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے،

پھر حل پیش کرنے اور راہِ عمل دکھانے کی خاطر

قائم کیا گیا ایک ادارہ۔

الصُّفّہ دار النشر

D-621/10 لالہ رخ، واہ کینٹ

Ph # 051-4530108, Cell # 0300-9558379